عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۲۹ رمضان تا ۱۳ شوال ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۳۴-۳۵

شوال کے چھ روزے

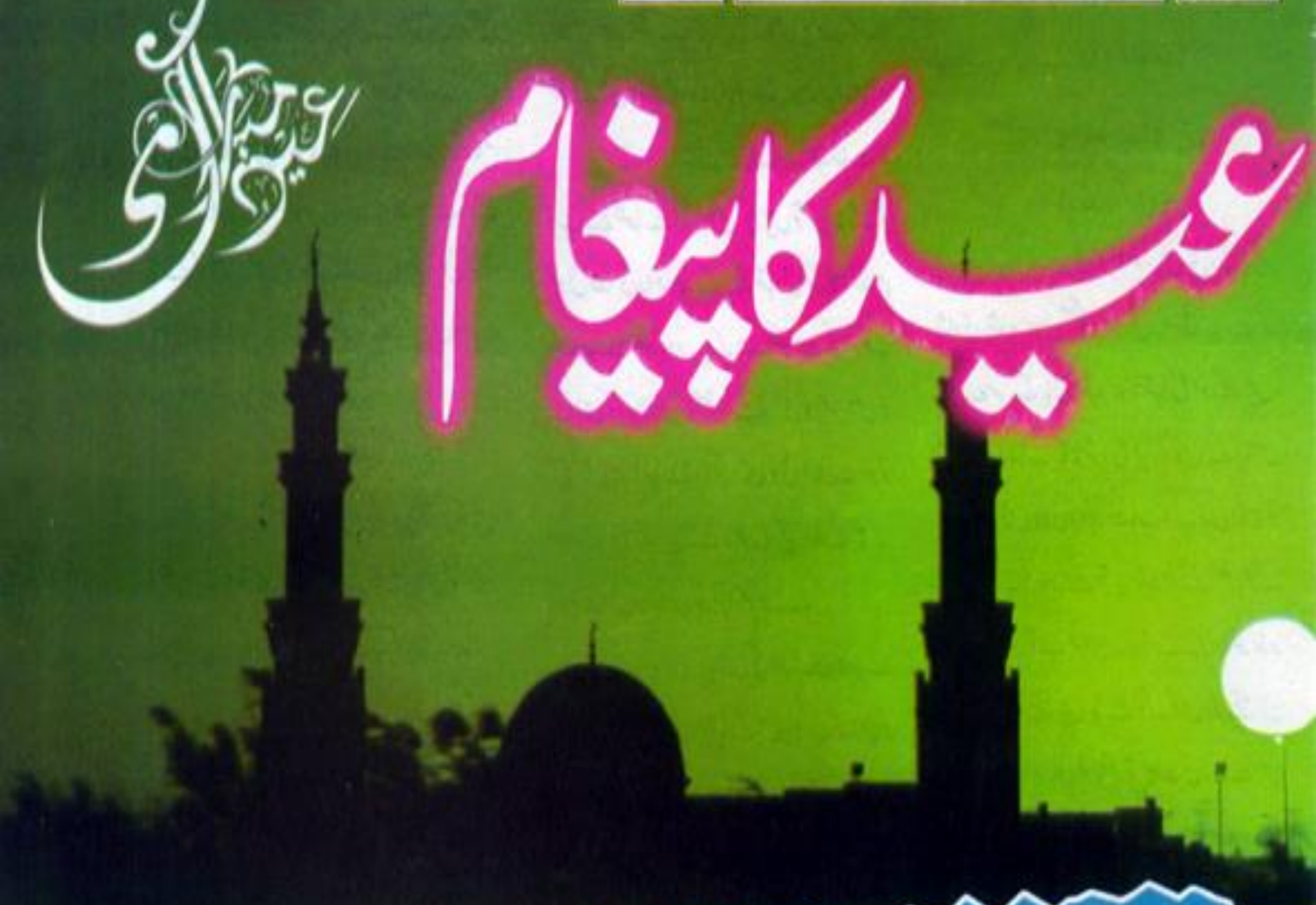

عید کا پیغام

طاغوتی قوتوں کی اسلام دشمنی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

یہ بُرے القاب ہیں

احمد بیگ، کراچی

س:...... ایک شخص جس کی چال قدرتی طور پر تھوڑی بہت خاتون کی چال سے مماثلت رکھتی ہے، کسی نے اس کا نام "چھکا" رکھ دیا اور اب وہ اسی نام سے جانا اور پہچانا جاتا ہے، دیانت داری سے کام کرنے والے کا نام چوکیدار رکھ دیا، نیز ڈاک بانٹنے والے کو ڈاکیہ کہہ کر پکارتے ہیں، جبکہ ان تمام حضرات کا نام بھی سب کو معلوم ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

ج:...... کسی انسان کا ایسا نام رکھ دینا جس سے اس کی عزت نفس مجروح ہوتی ہو یا اس کی توہین وتنقیص کا پہلو نکلتا ہو، قرآن کریم مین اس کو "تنابز بالالقاب"... بُرے القاب سے یاد کرنا... سے تعبیر کرتے ہوئے اس سے منع کیا گیا ہے۔ لہذا آپ نے جو جو نام لکھے ہیں ان سے کسی کو یاد کرنا بہت ہی قبیح فعل ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئی، اگر کسی کو اس طرح بُرے القاب سے یاد کیا گیا اور اس نے معاف نہ کیا تو کل قیامت کے دن اس کا ہاتھ ہوگا اور بُرے القاب سے نوازنے والے کا گریبان ہوگا۔

مخلوق خدا کی راحت کا خیال کیا جائے

فضا، حیدرآباد

س:...... آبادی کے بیچ میں ایک آٹا مل کا چلنا جس کے چلنے سے دوسروں کے گھروں میں ہر وقت شور ہونا اور رہنے والوں کو اپنی صحت کے حوالے سے کئی پریشانیاں جھیلنا، ذہنی اذیت اور دوسری بیماریوں کے خدشات کا لاحق ہونا، اسلامی نقطۂ نظر سے بتائیں کہ اس پڑوس محلہ کو تکلیف میں رکھ کر کاروبار کرنا حلال ہے کہ حرام؟

ج:...... جن تکالیف اور خدشات کا آپ نے لکھا ہے اگر واقعی سچ ہیں تو مل مالک کو مخلوق خدا کی راحت کے لئے متبادل جگہ کا انتظام کرنا چاہئے، مگر یاد رہے کہ جب حکومت کی طرف سے اس کو اجازت حاصل ہے تو کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہونا چاہئے، اگر ایسی کوئی شکایت ہو تو حکومت و انتظامیہ سے رجوع کیا جائے تاکہ حکومت اس کو متبادل جگہ فراہم کرے۔

س:...... کیا اس کی وجہ سے دوسرے کہیں اور جگہ رہائش اختیار کرلیں، جب کہ اس کو بار بار اپنی پریشانیوں سے آگاہی دیتے رہتے ہیں کہ یہ کاروبار آبادی کے بیچ میں کرنا غیر قانونی ہے، جس کے جواب میں مالک آٹا مل کا کہنا ہے کہ جو کرنا ہے کرلو میرا کاروبار ہے، میں کروں گا، اس کو اس بات سے دوسرے پریشان ہوگئے ہیں، اب دوسرے ان حالات میں کیا کریں؟ کیا ان کو صبر کرنا چاہئے یا اس کے خلاف کوئی ردعمل اپنائیں؟ اس میں گناہ کس کو ہوگا؟

ج:...... جب کہ پہلے لکھ چکا ہوں بہتر صورت یہی ہے کہ حکومت اور انتظامیہ سے رجوع کیا جائے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو خود ہی رہائش بدل لی جائے، کسی سے لڑنے کا کیا فائدہ؟

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

براؤن خضاب لگائیں

شاہد خان، کراچی

س:...... میری عمر ۳۲ سال ہی، میں غیر شادی شدہ ہوں منگنی ہوچکی، مسئلہ یہ ہے کہ میرے سر کے بال سفید ہونا شروع ہوگئے ہیں، میں نے خضاب لگانا شروع کیا، لوگوں نے کہا اس سے نماز نہیں ہوتی، اگر خضاب اب نہیں لگاتا تو بال خضاب کی وجہ سے مزید سفید ہوگئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ جوان ہے آپ کے ساتھ عذر ہے آپ لگا سکتے ہیں بڈھے لوگ نہیں لگا سکتے ان کو منع ہے۔ مہربانی فرما کر شریعت کی رو سے اس مسئلہ کا حل نکال دیں؟

ج:...... آپ چونکہ جوان رہنا بلکہ نظر آنا چاہتے ہیں، اس لئے آپ کالا خضاب تو نہ لگائیں کیونکہ کالا خضاب لگانا مکروہ گویا حرام ہے۔ اس لئے آپ براؤن خضاب لگایا کریں، اس طرح آپ خوبصورت اور جوان بھی لگیں گے اور فعل مکروہ سے بھی بچ جائیں گے باقی خضاب لگانے سے نماز ہو جاتی ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۹ — ۲۹ رمضان تا ۱۳ شوال ۱۴۳۱ھ مطابق ۸ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۱۰ء — شمارہ: ۳۴/۳۵

اس شمارے میں!

ان العید لمن خاف وعید	۵	اداریہ
عید کا پیغام	۷	مولانا حفیظ الرحمٰن ندوی
نماز عید الفطر کے احکام…	۹	افادات: حضرت تھانویؒ
عید الفطر… روحانی مسرت کا دن	۱۱	محمد حسن
شوال کے چھ روزے	۱۳	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
طاغوتی قوتوں کی اسلام دشمنی	۱۴	حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ
اتحاد امت کی شاہراہ	۱۹	ثروت جمال اصمعی
دیارِ حبیبؐ سے دیارِ غیر تک (۹)	۲۳	مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ
قادیانی جماعت، قادیانی قیادت کی نظر میں!	۲۶	(ادارہ)
نمبر خاص کے متعلق ضروری گزارش	۲۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax 32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

صحابہ کرامؓ کے زُہد کا بیان

رضائے الٰہی کی خاطر اچھا لباس ترک کرنے کی فضیلت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

”حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قدرت کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتے ہوئے عمدہ لباس ترک کردیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری خلقت کے رُوبرو اس کو بلاکر اختیار دیں گے کہ ایمان کے حلوں میں سے جس حلے کو چاہے پہن لے۔“ (ترمذی، ج:۲، ص:۷۱)

لباس آدمی کی زینت ہے، اس لئے طبعی طور پر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ اچھے سے اچھا لباس پہنے، شریعتِ مطہرہ نے بھی اس کے اس طبعی جذبے کی خاطر فی الجملہ رعایت کی ہے، اور حدود کے اندر رہتے ہوئے اس کو خوش لباسی کی اجازت بلکہ بعض حالات میں ترغیب دی ہے، لیکن خوش لباسی کے مقابلے، مسابقت اور اس میں دوڑ لگانے کی حوصلہ شکنی کی ہے، اس لئے کہ یہ دوڑ اپنے اندر بہت قباحتیں رکھتی ہے، اس سے نمود و نمائش کے جذبات بھڑکتے ہیں، بڑھیا لباس پہننے والے کے دل میں کبر و غرور اور فخر و مباہات کا پیدا ہونا اَغلب ہے، پھر جب ہر شخص دُوسروں سے بڑھیا لباس پہننے کی کوشش کرے گا تو جو لوگ مالی استطاعت نہیں رکھتے یا کم رکھتے ہیں وہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر خرچ کریں گے، اس سے اسراف و تبذیر اور فضول خرچی کا دروازہ کھلے گا، پھر حد سے بڑھے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے نہ صرف دُنیوی دھندوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی پڑے گی، بلکہ آمدنی کے جائز و ناجائز ذرائع اختیار کئے جائیں گے، اور جس قدر دُنیوی مشاغل میں انہماک بڑھے گا، اسی قدر آخرت کی توجہ گھٹے گی اور آخرت کے کاموں کی فرصت جاتی رہے گی، اور جب تمام تر محنت و کوشش، آخرت فراموشی اور حلال و حرام کی حدبندیوں کو اُٹھادینے کے باوجود بھی ”معیارِ زندگی“ اتنا اُونچا نہیں ہوسکے گا جتنا وہ دیکھنے کا خواہش مند ہے تو دل میں ان لوگوں کے خلاف، جو ضرورت سے زیادہ وسائلِ رزق پر قابض ہیں، غم و غصے کے جذبات شدت کے ساتھ پیدا ہوں گے اور اِحتجاج کی راہیں ڈھونڈیں گے، جس سے پورا معاشرہ شر و فساد کی لپیٹ میں آجائے گا، اور ہر شخص ذہنی اِنتشار، افراتفری اور انارکی میں مبتلا ہوجائے گا۔ یہ سارا فساد خوش لباسی کی لنگوٹی سے پیدا ہوا، اس لئے حکیمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ایمانی و رُوحانی نسخہ تجویز فرمایا جس سے خوش لباسی کی دوڑ کا جذبہ ہی سرد پڑجائے، وہ نسخہ یہ ہے کہ جو شخص ہمت و قدرت کے باوجود محض اَز راہِ تواضع اچھا لباس ترک کردے، اللہ تعالیٰ اسے تمام مخلوق کے سامنے بلاکر اختیار دیں گے کہ ایمانی حلوں میں سے جونسا اچھے سے اچھا حلہ اس کے دل کو لگتا ہے وہ پہن لے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سن کر ایک تو اہلِ ایمان کے دل میں خوش لباسی کے بجائے ترکِ لباس کی دوڑ پیدا ہوگی، دُوسرے دُنیا میں اِنہماک کے بجائے آخرت کی طرف توجہ بڑھے گی، اور وہ تمام قباحتیں جن کی طرف اُوپر اشارہ کیا گیا ہے، اسلامی معاشرے سے اَز خود ختم ہوجائیں گی، سبحان اللہ! کیسی حکیمانہ تعلیم ہے، اور اس ایک فقرے میں کتنا بڑا علم سمودیا ہے۔

اس حدیثِ پاک میں دو نکتے مزید توجہ طلب ہیں:

اوّل یہ کہ اس حدیث میں ایسے شخص کی فضیلت بیان فرمائی ہے جو قدرت و استطاعت کے باوجود محض تواضع اور رضائے الٰہی کی خاطر اچھا لباس ترک کردے۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ اچھا لباس نہ پہننے والوں کی تین قسمیں ہیں، ایک وہ شخص جو قدرت و استطاعت ہی نہیں رکھتا، اس لئے اچھا لباس پہن ہی نہیں سکتا، ورنہ قدرت و استطاعت ہوتی تو یہ بھی عمدہ سے عمدہ سوٹ پہنتا، یہ شخص لائقِ مدح نہیں، کیونکہ اس کے بدن پر گو اچھا لباس نہیں، مگر اس کے دل میں اچھے لباس کی رغبت و خواہش و محبت گھسی ہوئی ہے، یہ جب لوگوں کو اچھا لباس پہنے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کے دل سے ایک ہوک سی اُٹھتی ہے کہ: ”ہائے! میرے پاس اچھا لباس نہ ہوا“۔

البتہ جو شخص اپنی ناداری پر صابر و شاکر ہو، اور راضی برضا ہو، اور وہ مال داروں کو دیکھ کر للچائے نہیں، اس کا فقر و فاقہ لائقِ صد ستائش ہے، اور ایسے لوگوں کے بڑے فضائل حدیث میں آئے ہیں، حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا یہی حال تھا۔

دُوسرا وہ شخص جو قدرت و استطاعت کے باوجود اچھا لباس نہیں پہنتا، مگر اس کا منشا تواضع نہیں، نہ اس کا مقصد رضائے اِلٰہی کا حصول ہے، بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کو زاہد و عابد سمجھیں، ایسا شخص مکار و ریاکار ہے، یہ بیچارا دُنیا میں بھی محروم ہے اور آخرت میں بھی۔

تیسرا شخص وہ ہے جس کا اس حدیثِ پاک میں ذکر ہے، جس کے ترکِ لباس کا منشا نہ تو ناداری ہے اور نہ ریاکاری، بلکہ دُنیا سے بے رغبتی، یہاں کی زیب و زینت کی بے وقعتی اور حق تعالیٰ شانہ کے سامنے تواضع اور اِنکساری کے سبب وہ اچھے لباس سے احتراز کرتا ہے، ایسے شخص کی فضیلت اس حدیث میں بیان فرمائی گئی ہے۔

دُوسرا نکتہ یہ ہے کہ جو لوگ اچھا لباس پہنتے ہیں، اکثر و بیشتر ان کا مقصد لوگوں کی نظر میں معزز بننا ہوتا ہے، جو شخص محض رضائے اِلٰہی کے لئے اچھا لباس ترک کردے اس کو ساری مخلوق کے رُوبرو بہترین حلہ پہنایا جائے گا، جس سے اس کی عزت و وجاہت سب لوگوں کے سامنے کھل جائے گی، گویا جو مقصد کہ لوگ دُنیا میں اچھے لباس کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو وہ نعمت ترکِ لباس پر عطا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ نعمت اس ناکارہ کو بھی نصیب فرمائے۔

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان العید لمن خاف وعید

اللہ تعالیٰ کی عنایات والطاف کا موسم بہار اور سلوک ربانی کا ماہ مقدس اختتام پذیر ہوا' اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار بندوں کی مغفرت وبخشش کے پروانے جاری کیے ہوں گے' لاکھوں فرزندان توحید عید کے روز مغفرت الٰہیہ کی خوشخبری لے کر گھروں کو لوٹے ہوں گے۔ قابل مبارک باد ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس ماہ مبارک کے آداب وفضائل کا خیال رکھا اور اس کے ایک ایک لمحہ کی قدر کی' مغفرت الٰہی کو اپنے دامن میں سمیٹنے کا اہتمام کیا اور دامن عصیان کو نچوڑ کر توبہ وانابت کا غازہ استعمال کیا اور یاباغی الشر اقصر (اے گناہ کے متلاشی رک جا!) اور یاباغی الخیر اقبل (اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ!) کا بھرپور مظاہرہ کیا اور روزہ' رمضان' تراویح' تلاوت' اعتکاف اور شب قدر اور عید کی رات جیسی مقدس عبادات سے حسب مقدور نفع اٹھایا' یہی وہ لوگ ہیں جو صحیح معنی میں عید کی خوشیوں کے مستحق ہیں کیونکہ:

لیس العید لمن لبس الجدید

ان العید لمن خاف وعید

یعنی نئے کپڑے پہن لینے کا نام عید نہیں' عید درحقیقت اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی وعیدوں سے ڈر گیا اور جس نے اپنی مغفرت کا سامان کرلیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے کہ ان سے کسی نے عید کے موقع پر عید کی خوشی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ''ہماری عید تو اس دن ہوگی جس دن دنیا سے ایمان سلامت لے کر جائیں گے اور اصل عید تو اس دن ہوگی جب نامہ عمل داہنے ہاتھ میں لے کر پل صراط سے گزر کر جنت میں پہنچیں گے۔'' اس کی سند کیسی ہے؟ اس کی تصدیق نہیں' مگر مضمون بہت ہی عمدہ ہے۔ اس لئے کہ یہاں کی کوئی خوشی' خوشی نہیں اور یہاں کا غم' غم نہیں کیونکہ یہاں کی ہر شے کو فنا اور زوال ہے' اندیشہ ہے کہ خوشی کے بعد کوئی مصیبت نہ آجائے۔ حقیقی خوشی اور عید یہ ہے کہ آدمی جہنم کی تکلیف اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے مامون ہوجائے۔ جن لوگوں نے رمضان کے لمحات کی قدر کی' قرآن کریم کی تلاوت سے اپنے اوقات کو معمور کیا' روزہ کا اہتمام کیا' تراویح کی لذت سے شادکام ہوئے' اعتکاف کرکے بارگاہ الٰہی سے اپنی مغفرت کی بھیک مانگ لی اور افطار کے وقت اپنی اور اپنے اعزا واقربا کے لئے دعائیں کرکے افطار کے وقت کی قبولیت دعا کے وعدہ الٰہی سے مستفید ہوئے اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے نجات یافتہ بندوں میں شامل کرلیا۔ درحقیقت وہی لوگ عید کی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کا مورد بنائے۔ اس کے برعکس قابل صد افسوس ہیں وہ لوگ جنہوں نے رحمت ومغفرت کی موسم بہار اور جہنم کی آگ سے نجات کے اس ماہ مبارک کی ناقدری کی اور پورے ایک ماہ تک مغفرت عامہ کی پیشکش سے مستفید نہیں ہوئے۔ گناہ کی زندگی چھوڑ کر حسنات کی راہ پر نہیں لگے اور اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی بلکہ وہ سمندر کے کنارے بیٹھ کر پیاسے کے پیاسے رہے۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت جبریل علیہ السلام نے ہلاکت وبربادی کی بددعا فرمائی ہے۔ (واللہ اعلم) غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ جو شخص رمضان المبارک جیسے مہینہ میں بھی اپنی مغفرت نہ کراسکا ہو وہ اس لائق ہے کہ ہلاک وبرباد ہو کیونکہ اس ماہ میں رحمت ومغفرت کی تحصیل اس قدر آسان اور سستی ہے جو اس کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ اور موسم میں ممکن نہیں

ہوگی۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں انسانوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل اسباب وذرائع مہیا فرمائے:

......جنات وشیاطین جو انسان کو گمراہ کر کے اللہ تعالیٰ سے اور جنت سے دوری اور جہنم میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں' ان کو قید کر دیا جاتا ہے۔

......جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

......اس ماہ میں نیکی کرنے والے کا استقبال کیا جاتا ہے اور گناہ کے مرتکب کے لئے ترک گناہ کے اسباب پیدا فرمائے جاتے ہیں۔

......اعمال کا اجر وثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

......روزہ دار کے روزہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ اپنے دست قدرت سے دینے کا اعلان فرماتے ہیں۔

......اللہ تعالیٰ روزہ دار سے خصوصی قرب کا اعلان فرماتے ہیں کہ اس کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

......روزہ دار کی افطار کے وقت دعاؤں کے قبول ہونے کی خوشخبری کا اعلان کیا جاتا ہے۔

......قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق عطا ہوتی ہے اور قرآن سننے اور تراویح سنانے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔

......اعتکاف جو بارگاہ الٰہی میں قرب وحضور کا بہترین ذریعہ ہے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

......لیلۃ القدر جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے میسر آتی ہے۔

......روزانہ دس لاکھ مسلمانوں کی جہنم سے نجات اور پھر آخر رمضان میں ان سب کے برابر کی نجات کا اعلان کیا جاتا ہے۔

......اس ماہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرمالیں اس کو کبھی عذاب نہیں دیتے۔

......اللہ تعالیٰ اس ماہ میں ملائکہ کو اپنے بندوں کے لئے دعائے مغفرت پر لگا دیتے ہیں۔

......اس مہینہ کے لئے جنت کو سنوارا جاتا ہے تاکہ اللہ کے بندے تھک ہار کر جنت میں آ کر راحت وسکون حاصل کریں۔

......اس ماہ میں ہر جائز دعا قبول ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

......عید کے دن عیدگاہ میں حاضر تمام مسلمانوں کی' جنہوں نے رمضان اور روزہ کا احترام کیا' مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

لہٰذا جو شخص مغفرت ورحمت کی اس صلائے عام سے مستفید نہ ہو سکے اس سے بڑا حرماں نصیب کون ہوگا؟ ایسے ہی حرماں نصیب کے لئے حدیث شریف میں ہلاکت وبربادی کی بددعا کی گئی ہے۔ اور فرمایا ''ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرا سکا۔'' اعاذنا اللہ منہ۔

اجلاس ہائے مجلس شوریٰ وعمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ ومجلس عمومی کے ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس شوریٰ ومجلس عمومی کا اجلاس سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر مورخہ 15 اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح 9 بجے جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوگا۔ جس میں امیر مرکزیہ کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ استدعا ہے کہ تشریف لا کر اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرمائیں۔ شکریہ!

(مولانا) محمد اسماعیل شجاع آبادی

ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

عید کا پیغام

مولانا حفیظ الرحمٰن ندوی

عید الفطر ایک ایسا مبارک دن ہے جو رحمت و برکت کا مظہر بھی ہے اور مسلمانوں کے لئے قومی جشن اور تہوار بھی۔ چونکہ رمضان دینی، مذہبی اور روحانی اعتبار سے سب سے افضل اور مبارک مہینہ ہے۔ اسی مبارک مہینہ میں قرآن مجید جیسی عظیم الشان کتاب، حکمت و ہدایت کا سرچشمہ بن کر نازل ہوئی۔ اس پورے مہینے کے روزے امت مسلمہ پر فرض کئے گئے۔ اس کی راتوں میں ایک مستقل نماز باجماعت کا اضافہ کیا گیا اور ہر طرح نیکیوں میں اضافہ کی ترغیب دی گئی۔ الغرض یہ خواہشات نفسانی کو مرضیات الٰہیہ کے سامنے قربان کرنے کا، مجاہدہ و ریاضت کا، رحمت و برکت کا، طاعات و عبادات کی کثرت کا، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ قرار دیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس قدر کمالات وفضائل سے بھرپور مہینے کے بعد جو دن آئے گا وہ بھی اسی طرح اہمیت وفضیلت، خیر و برکت اور رتبہ و بلندی کا حامل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ عید الفطر کا دن شریعت اسلامی میں ایسا ہے کہ جس میں حق تعالیٰ کی طرف سے اپنے روزہ دار بندوں کی رحمت و مغفرت کے جلیل القدر انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

چنانچہ علامہ بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ''شعب الایمان'' میں نقل فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب عید کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ اپنے روزہ دار بندوں کے ساتھ فرشتوں میں فخر فرماتے ہیں اور دریافت فرماتے ہیں، اے میرے فرشتو! ایسے مزدور کا بدلہ کیا ہے جو اپنا کام مکمل کر چکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کا ثواب اُسے پورا پورا دیا جائے، پھر فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے ان بندوں اور بندیوں کا بدلہ کیا ہے جنہوں نے میرے اس فریضہ کو پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب پھر دعا کے لئے گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں۔ میری عزت وجلال، میری بخشش و بلندی اور میرے اپنے بلند مرتبے کی قسم! میں ضرور ان کی دعائیں قبول کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ! میں نے بخش دیا اور تمہارے گناہوں کو حسنات سے بدل دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ وہاں سے بخشے بخشائے لوٹتے ہیں۔''

جس طرح ایک طالب علم سال بھر کی محنت اور کدوکاوش کے بعد امتحان دیتا ہے تو اس کو نتیجے کا شدید انتظار رہتا ہے اور وہ اپنی کامیابی معلوم کر کے خوشی و مسرت سے پھولے نہیں سماتا۔ اسی طرح عید الفطر کا دن مہینہ بھر کی محنت کے اجر ملنے کا دن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں اس کے بہت سے نام ہیں وہیں اس کا نام یوم مغفرت الذنوب بھی ہے یعنی بخشش کا دن۔ یہ عید کے عظیم الشان دن کی وہ نعمت اور فضیلت ہے جو اس کی رحمت و مغفرت اور خیر و برکت کی آئینہ دار ہے۔ جہاں اس طاعت ربانی اور عبادت خداوندی کی مختلف صورتوں میں اور مسلمانوں کے اس شریعت و قومیت کے جامع اور عظیم اجتماع میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں اس میں بہت سے احکامات اور پیغامات بھی ملتے ہیں۔ پوری دنیا کے مسلمان خواہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے شمال کے باشندے ہوں یا جنوب کے ایک ہی وقت میں عید کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ پھر مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز بھی ہوتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خوشی و مسرت کا سامان بھی بنتے ہیں۔ عید کا چاند نظر آتے ہی مسرت و انبساط کا ایک ماحول ہوتا ہے۔ ہر شخص شاداں و فرحاں، چہرے خوشیوں سے چمکتے دمکتے نظر آتے ہیں۔ لوگ زرق برق لباس میں ملبوس ہو کر عیدگاہ کو دوگانہ شکر بھی ادا کرتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ کرتے ہوئے گلے بھی ملتے ہیں۔ اس پرکیف اجتماع میں دین، مذہب، شریعت و طریقت کا رنگ بھی ہوتا ہے اور قومیت وملت کی لہریں بھی۔ یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ مسلمانوں کے درمیان عالمی پیمانے پر ایسی وحدت و جمعیت، ایسی شمولیت اور ایسا اتحاد و اتفاق پایا جاتا ہے جو پوری دنیا

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

کے کروڑوں، اربوں مسلمانوں کو اپنے احاطے میں لئے ہوئے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع کئے ہوئے ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کو وحدت و اجتماع کا اور تعاون و تعارف کا پیغام دیتا ہے۔ شیرازہ بندی کی دعوت دیتا اور ببانگ دہل یہ اعلان کرتا ہے کہ اے مسلمانو! تم جہاں بھی ہو، ایک ہو، تمہاری حقیقت و اصلیت ایک ہے، تمہارا خمیر ایک ہے، تمہارا رب ایک ہے، تمہارا قبلہ ایک ہے، تمہارا اسلام ایک ہے تمہارا قرآن ایک ہے، تمہارا رسول ایک ہے، تمہارے نبی کا پیغام ایک ہے، تمہاری تعلیمات ایک ہیں۔ تمہارا ملی شعار ایک ہے۔ تمہارے دلوں کی دھڑکن ایک ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ایمان والوں کی مثال باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے، شفقت اور مہربانی کرنے میں جسم انسانی کی طرح ہے کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو بھی تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی سارے اعضا، بھی بخار اور بے خوابی میں اس کے شریک حال ہوتے ہیں۔" لہٰذا تم جہاں بھی رہو اتحاد و اتفاق، اُنس و محبت کی جیتی جاگتی تصویر بن کر رہو، دربار الٰہی میں دعائیں کرو اور تمنائیں کرو تو ایسی کرو جیسی علامہ اقبال نے کی تھی۔

یارب! دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

آج اسلام دشمن طاقتیں، تخریبی عناصر اور خطرناک و ہولناک تحریکیں، ملی، علمی، فکری، سیاسی، تحریری و تقریری ہر چہار جانب سے ابھر ابھر کر سامنے آرہی ہیں اور حملہ آور ہو رہی ہیں۔ ہر ایک کا مطمع نظر یہی ہے کہ وہ اپنی فتنہ سامانیوں اور ریشہ دوانیوں کا نشانہ اسلام اور مسلمانوں کو بنائے۔ لہٰذا مسلمانوں کے اندر قومی یگانگت و یکسانیت، مذہبی و دینی حمیت و بیداری ہونی چاہئے اور دور حاضر کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح سے تیار رہنا چاہئے کہ ہر مسلمان اپنی ایمانی حرارت اور اسلامی و ملی جوش و جذبے کے ساتھ اٹھے اور باطل کا قلع قمع کردے۔ موجودہ حالات مسلمانوں سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اپنی تنظیموں اور تحریکوں کے ذریعہ ایسا ماحول اور ایسی فضا پیدا کریں کہ پورے ملک ہی نہیں پورے عالم پر چھا جائیں۔ یہ ساری چیزیں عید الفطر کے سالانہ اجتماع سے اور اس قومی و ملی جشن و تہوار سے ہدیے اور تحفے، پیغام و ہدایت اور احکام کے طور پر ہر سال ہم کو ملتی ہیں اور عید اس وقت ہمارے لئے ایک جشن مسرت اور خوشی کا سامان بن سکتی ہے جب کہ ہم اس کے پیغام کو سمجھیں اور اس کو بروئے کار لانے کی پوری کوشش کریں۔ کاش! اگر ہم مسلمان اپنے ان دو تہواروں کو صحیح طور پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق منائیں تو اسلام کی روح اور اس کے پیغام کو سمجھنے کے لئے صرف یہ دو تہوار ہی کافی ہو سکتے ہیں۔ مسلمان جہاں بھی ہوں اللہ ان کی شیرازہ بندی قائم رکھے، ان کو امن و امان نصیب فرمائے اور ان کو اسلامی روح اور ایمانی قوت کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عید کی سنتیں

عید کے دن تیرہ چیزیں سنت ہیں۔

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(۲) غسل کرنا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) حسب طاقت عمدہ کپڑے پہننا۔

(۵) خوشبو لگانا۔

(۶) صبح کو بہت جلدی اٹھنا۔

(۷) عیدگاہ میں بہت جلدی جانا۔

(۸) عید الفطر میں صبح صادق کے بعد عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔

(۹) عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

(۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا۔

(۱۱) ایک راستے سے عیدگاہ میں جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

(۱۲) عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، وللّٰہ الحمد عید الفطر میں آہستہ آہستہ اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے کہتے ہوئے جانا۔

(۱۳) سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا۔

[نور الایضاح]

مستحب یہ ہے کہ عید الفطر میں نماز عید سے قبل کھائی جانے والی میٹھی چیز چھوارے ہوں اور ان کا عدد طاق ہو۔ [مراقی الفلاح]

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

نمازِ عید الفطر کے احکام

از افادات حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب قدس سرہٗ

☆......عید الفطر کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد پندرہ بیس منٹ بعد ہے۔ گویا اشراق کی نماز کے وقت کے ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے اور زوال یعنی سورج کے ڈھلنے تک رہتا ہے۔ [درمختار]

☆......نمازِ عید سے پہلے اس روز کوئی نفلی نماز پڑھنا عیدگاہ میں بھی اور بھی دوسری جگہ بھی مکروہ ہے۔

☆......نمازِ عید کے بعد صرف عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

☆......نمازِ عید کے بعد دوسری جگہ نفل پڑھے جاسکتے ہیں۔ حکم عورتوں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو کسی وجہ سے نمازِ عید نہ پڑھ سکیں۔ [شامی]

☆......شہر کی مسجد میں اگر گنجائش ہو تب بھی عیدگاہ میں نمازِ عید ادا کرنا افضل ہے اور ایک شہر کے کئی مقامات پر بھی نمازِ عید کا پڑھنا جائز ہے۔ [درمختار]

☆......نمازِ عید سے پہلے نہ اذان کہی جاتی ہے نہ اقامت۔ [درمختار]

نماز کا طریقہ:

☆......اس طرح نیت کرے کہ میں دو رکعت واجب نمازِ عید، چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ مقتدی امام کی اقتداء کی بھی نیت کرے۔

☆......نیت کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے، ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے، دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دے، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کیا جائے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد امام تعوذ وتسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ پھر رکوع سجدہ کے بعد دوسری رکعت میں پہلے امام فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اور اس کے بعد رکوع سے پہلے تین مرتبہ پہلی رکعت کی طرح تکبیریں کہی جائیں اور کسی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ نہ باندھے جائیں، پھر چوتھی بار ہاتھ اٹھائے جائیں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کیا جائے، مقتدی بھی امام کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھا اٹھا کر تکبیر کہتے رہیں اور چوتھی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کریں اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کی جائے۔ [مراقی الفلاح]

☆......چوں کہ عموماً ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے، اس لیے نمازِ عید کے بعد تو دعا مانگنا مسنون ہے، مگر خطبہ کے بعد مسنون نہیں۔ [امداد الفتاویٰ]

☆......امام نماز کے بعد دو خطبے پڑھے۔ خطبے کو تکبیر سے شروع کرے۔ پہلے خطبہ میں نو مرتبہ تکبیر کہے اور دوسرے خطبہ میں سات مرتبہ۔ دونوں خطبوں کے درمیان خطبہ جمعہ کی طرح اتنی دیر تک بیٹھے جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔

☆......عید الفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام بیان کیے جائیں۔

☆......بہتر یہ ہے کہ جو شخص نماز پڑھائے خطبہ بھی وہی پڑھے۔ [درمختار]

☆......اگر امام عید کی تکبیریں بھول جائے اور رکوع میں اس کو خیال آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ بغیر ہاتھ اٹھائے حالت رکوع میں ہی تکبیریں کہہ لے، قیام کی طرف نہ لوٹے، اگر قیام کی طرف لوٹ آیا تب بھی نماز ہو جائے گی، فاسد نہ ہوگی اور ہر حال میں امام ہجوم کی کثرت کی رعایت کرتے ہوئے سجدۂ سہو نہ کرے۔ [درمختار وشامی]

☆......اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت شریک ہوا کہ امام عید کی تکبیروں سے فارغ ہو گیا ہو تو وہ مقتدی اگر قیام میں شریک ہوا ہے تو نیت باندھنے کے فوراً بعد تکبیریں کہہ لے، اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو۔ اگر وہ رکوع میں شریک ہوا تو اگر گمان غالب ہو کہ تکبیریں کہنے کے بعد امام کا رکوع مل جائے تو نیت باندھ کر پہلے کھڑے کھڑے تکبیریں کہہ لے، اس کے بعد رکوع میں جائے اور اگر رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر اس حالت میں تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائے۔ اگر اس کے تین مرتبہ تکبیریں کہنے سے پہلے ہی امام رکوع سے سر اٹھالے تو یہ مقتدی بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہوں وہ اس سے معاف ہیں۔ [درمختار وشامی]

☆......اگر کسی کی عید کی ایک رکعت رہ گئی ہو

تو امام کے سلام کے بعد جب وہ اس کو ادا کرنے لگے تو پہلے قراءت کرے اس کے بعد یہ تکبیریں کہے۔ اگر دونوں رکعتیں رہ گئی ہوں یعنی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد کوئی شخص شریک ہوا تو امام کے سلام کے بعد وہ اسی طرح عید کی نماز ادا کرے جس طرح امام نے ادا کی ہے یعنی پہلی رکعت میں ثنا کے بعد قراءت سے پہلے تکبیریں کہے اور دوسری رکعت میں قراءت کے بعد کہے۔ [درمختار]

☆...... اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو یعنی امام کے سلام کے بعد وہ آیا ہو تو ایسا شخص تنہا عید نہیں پڑھ سکتا۔

☆...... جو شخص نماز عید میں شریک ہوا اور پھر کسی وجہ سے اس کی نماز فاسد ہوگئی ہو اس پر بھی اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر اس کے ساتھ کچھ اور آدمی شریک ہوجائیں تو پھر پڑھنا واجب ہے۔ [درمختار]

☆...... اگر کسی عذر سے پہلے دن نماز عید نہ پڑھی جاسکی ہو تو عید الفطر کی نماز دوسرے دن کے زوال تک پڑھی جاسکتی ہے۔ [درمختار]

عذر کی چند مثالیں یہ ہیں:

کسی وجہ سے امام نماز عید پڑھانے نہ آیا ہو اور اس کے بغیر کسی اور کے نماز پڑھنے میں فتنے کا اندیشہ ہو یا زوردار بارش ہو رہی ہو، یا چاند کی تاریخ کی تحقیق نہ ہوئی ہو اور زوال کے بعد جب نماز کا وقت ختم ہوگیا ہو تو چاند کی تحقیق ہوئی ہو۔ [درمختار و شامی]

☆...... امام نے نماز عید پڑھائی، پھر بعد میں احساس ہوا کہ بغیر وضو نماز پڑھائی گئی، اب اگر لوگوں کے منتشر ہونے سے پہلے امام کو احساس ہوگیا تو امام وضو کرے اور لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھائے اور اگر لوگ منتشر ہوچکے ہوں تو نماز کا اعادہ نہ کیا جائے، وہی نماز جائز ہوگی۔ [شامی: ص۸۳، ج۱]

☆...... جس شخص کو عیدگاہ میں وضو کرنے سے نماز عید نہ ملنے کا خوف ہو تو وہ تیمم کرکے نماز میں شریک ہوجائے۔

☆☆......☆☆

اسلامی مساوات

معرکہ ''سکر'' میں لشکرِ اسلام کو فتح حاصل ہوئی، تو گردونواح کے علاقے پر اس فتح کے اچھے اثرات پڑے، بہت سے سردار اور امرا اظہار اطاعت کے لئے لشکرِ اسلام کے سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ بن جراح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیگر تحائف کے علاوہ اچھے اچھے اور نفیس کھانے بھی پکوا کر ساتھ لائے اور سپہ سالار کی خدمت میں پیش کرکے درخواست کی یہ کھانے قبول فرمائے جائیں۔

آپ نے دریافت فرمایا کہ: یہ کھانے ساری فوج کے لئے ہیں یا صرف میرے لئے؟

ان لوگوں نے جواب دیا کہ جلدی تھی، اس لئے ساری فوج کے لئے انتظام ہونا مشکل تھا، آپ نے فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ جنگ میں تو وہ لوگ میرے شریک ہوں اور کھانا کھانے کی وقت میں ان سے الگ ہوکر نفیس کھانے کھاؤں، لہٰذا میں وہی کھانا کھاؤں گا جو فوج کا معمولی سے معمولی سپاہی کھائے گا، یہ کہا اور وہ نفیس کھانے جو ان کے لئے لائے گئے تھے، واپس کردیئے۔

آپ نے صحابہ کرامؓ کے عمل کو بھی دیکھ لیا اور ہماری مساوات جیسی کچھ ہے، وہ بھی ہمارے سامنے ہے، ان کی ترقی کامیابی اور فتوحات کا راز ان کے قول اور فعل کی یکسانیت میں تھا اور ہماری ناکامی اور کمزوری کی وجہ ہمارے قلب زباں کی دورنگی میں ہے، پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی وہ پہلی سی شان پھر حاصل ہو تو ہمیں یہ دورنگی اور منافقت چھوڑ دینی چاہئے:

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا
سراسر موم ہو یا سنگ ہوجا

مومن کے لئے آخرت اور دنیا دونوں ہیں اور کافر کے لئے صرف دنیا ہے۔ آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں، لیکن منافق کی نہ دنیا ہے اور نہ آخرت۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو سچا اور پکا مومن بنائے اور ہمارے قول وفعل میں یک رنگی ہو اور ہمیں منافقت سے بچائے۔ آمین۔

انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

کیا کریں؟

ناصر صدیقی

کرے دشمنی کوئی تم سے اگر
جہاں تک بنے تم کرو درگزر
اگر تم سے ہوجائے سرزد قصور
تو اقرار و توبہ کرو بالضرور
بدی کی ہو جس نے تمہارے خلاف
جو چاہے معافی تو کردو معاف
نہیں بلکہ اور احساں کرو
بھلائی سے اس کو پشیماں کرو
ہے شرمندگی اس کے دل کا علاج
سزا اور ملامت کی کیا احتیاج
بھلائی کرو تو کرو بے غرض
غرض کی بھلائی تو ہے اک مرض
جو محتاج مانگے تو دو تم ادھار
رہو واپسی کے نہ امیدوار
جو تم کو خدا نے دیا ہے تو دو
نہ شرماؤ اس میں جو ہو سو وہ دو

عید الفطر

روحانی مسرت کا دن

محمد حسن

اسلام نے سال بھر میں عید کے صرف دو دن مقرر کیے ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ۔ ان دونوں عیدوں کو ایسی اجتماعی عبادات کا صلہ قرار دیا گیا ہے جو ہر سال انجام پاتی ہیں۔ اس لیے ان عبادات کے بعد ہر سال یہ عید کے دن آتے رہتے ہیں۔

عید الفطر رمضان المبارک کی عبادات یعنی صوم وصلوٰۃ وتراویح واعتکاف کی انجام دہی کے بعد اظہار تشکر ومسرت کے طور پر منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان عبادات کی توفیق دی اور عید الاضحیٰ اس وقت منائی جاتی ہے جب کہ مسلمانان عالم اسلام کی ایک عظیم الشان اجتماعی عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ عبادات کے اختتام اور انجام پانے کی خوشی کوئی دنیوی خوشی نہیں ہے جس کا اظہار دنیاوی رسم ورواج کے مطابق کرلیا جاتا۔ یہ ایک دینی خوشی ہے اور اس کے اظہار کا طریقہ بھی دینی ہی ہونا چاہیے تھا۔ اس لیے اس اظہار مسرت اور خوشی منانے کا اسلامی طریقہ یہ قرار پایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالایا جائے اور بطور شکر عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کیا جائے اور عید الاضحیٰ کے دن بارگاہ خداوندی میں قربانی پیش کی جائے، اپنے خالق کی کبریائی اور عظمت وتوحید کے گیت گاتے ہوئے عید گاہ میں جمع ہوکر اجتماعی طور پر سجدہ ریز ہوا جائے اور اس طرح اپنے مالک کی توفیق عنایات کا شکر ادا کیا جائے۔ اس اسلامی طریقے پر عید منانے کا طبعی اثر یہ ہونا چاہیے کہ مسلمان اپنی مسرت وخوشی کے اظہار میں بے لگام نہ ہوں، وہ سرکش ہوکر نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑنے سے باز رہیں دوسری قوموں کی طرح خوشی میں عیش ونشاط کی محفلیں آراستہ کرنے اور لذت وسرور میں بدمست ہوکر خدا فراموشی سے پرہیز و اجتناب کریں۔

خلاصہ یہ ہے کہ عید کا دن مسلمانوں کے لیے ہنود و یہود اور عیسائیوں جیسی غیر مسلم اقوام عالم کے قومی تہواروں کی طرح کا کوئی تہوار نہیں، نہ ہی یہ ایک دفعہ پیش آنے والے کسی تاریخی واقعے کی یادگار کے طور پر ہر سال منایا جاتا ہے۔ عموماً دوسری قوموں کے تہوار ایسے ہی تاریخی واقعات کی محض یادگار ہوتے ہیں مگر یہ دن مسلمانوں کی عبادت کے ہیں، ان کو منانے کے لیے خاص شان وصفت کی عبادت نماز کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن میں عمدہ لباس اور ظاہری زیبائش وآرائش کا مقصد بھی اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ عید گاہ میں پہنچ کر شکرانے کے طور پر عبادت کا ادا کرنا ہی ہوتا ہے، اس ساری زینت و آرائش کی غرض بھی ایک عبادت کی تکمیل اور اس کو عمدہ طریقے پر ادا کرنا ہی ہے۔ مگر افسوس کہ ہم دوسری قوموں کی نقالی میں رفتہ رفتہ عید کے اس اسلامی تصور اور اس کے حقیقی مقصد کو فراموش کرتے جارہے ہیں۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی ہم نے عید کو ایک قومی تہوار محض کھیل تماشے اور فلم بینی کا دن سمجھ لیا ہے۔ چناں چہ ہم بھی اس عبادت کو اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق منانے لگے ہیں، یہاں تک کہ بعض جگہ تو عبادت کے لیے عید گاہ میں جاتے ہوئے لوگ ڈھول باجے لے جاتے ہیں اور اس کو اظہار خوشی کا جائز طریقہ سمجھا جاتا ہے۔ حالاں کہ یہ طریقہ بالکل غیر اسلامی اور روح عبادت کے خلاف ہے۔

دوسری قوموں کے تہواروں اور رسومات میں تو ایسے من مانے طریقے ہوسکتے ہیں مگر جس اسلامی عید کے منانے کا حکم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، اس عید میں کھیل تماشے اور ڈھول باجے کی کوئی

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

گنجائش نہیں ہے۔ اگر غور و فکر سے کام لیا جائے تو عید کے اس اسلامی جشن مسرت میں قدم قدم پر احساس دلایا جاتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنے کا ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ عید کے دن سنت کے مطابق غسل کرنا، عمدہ لباس پہننا، عیدگاہ کے راستہ میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی کا اعلان اللہ اکبر کے ذریعے کرتے جانا پھر دوگانہ نماز میں عام نمازوں سے چھ مرتبہ زیادہ اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اقرار کرنا ہمارے لیے ایک تذکیر ہے۔ اظہار خوشی کے اس اسلامی طریقے پر عمل کرنے کے بعد کیا کسی ہوشمند انسان کے لیے یہ گنجائش رہ جاتی ہے کہ وہ عیش و نشاط اور کھیل تماشے کی مجلسوں میں شریک ہو اور خدا فراموشی کا مظاہرہ کرے۔

شریعت اسلامی نے اس عید الفطر کو عبادت کے طور پر مقرر فرمایا ہے اور اس میں اظہار خوشی کا طریقہ بھی عبادت ہی کی صورت میں مقرر کیا ہے، اس لیے مسلمانوں کو عید الفطر کے متعلق اس کے خاص خاص احکامات و ہدایات جاننے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

عید کے احکام:

☆...... عید الفطر کی شب میں زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے اور دن میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔

☆...... عید الفطر کے دن نماز عید کی دو رکعتوں کا بطور شکر ادا کرنا واجب ہے۔

☆...... اگر عید جمعہ کے دن ہو تو جمعہ اور عید دونوں کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔

☆...... جمعہ کی نماز کے صحیح اور واجب ہونے کے لیے جو شرطیں فقہ حنفی کی کتابوں میں لکھی ہیں، وہی سب شرطیں عید الفطر کی نماز کے لیے ضروری ہیں۔ البتہ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ شرط ہے اور اس کا سننا واجب ہے جبکہ عید کی نماز کے بعد خطبہ سنت ہے، لیکن اس خطبے کا سننا بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح ہی واجب ہے۔ خطبے کے وقت کلام وغیرہ سب حرام ہے۔ [درمختار]

☆ چوں کہ خطبے کے دوران خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے لہٰذا لوگ شور و غل مچاتے ہیں، وہ گناہگار ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چل دیتے ہیں، وہ بھی غلط کرتے ہیں، بعض لوگ خطبے کے دوران صف کا خیال نہیں رکھتے۔ حالاں کہ صف اس وقت بھی باندھے رہنا چاہیے۔ [خطبات الاحکام]

☆...... نماز جمعہ کی طرح عید کی نماز کے صحیح ہونے کے لیے بھی شہر و قصبہ یا ایسے بڑے گاؤں کا ہونا شرط ہے جس میں کثرت سے دکانیں اور ضروریات زندگی کی تمام سہولتیں ہوں اور اس کی آبادی قصبے کے برابر ہو۔

تنبیہ: جو گاؤں اتنا بڑا نہ ہو کہ اس میں جمعہ یا عید کی نماز درست نہیں، چنانچہ اس میں نماز عید پڑھنا ناجائز ہے اور جمعے کے دن نماز ظہر ادا کرنا لازم ہے۔ چوں کہ ایسے گاؤں میں نماز عید نفلی نماز ہوگی اور نفلی نماز کا اہتمام کے ساتھ باجماعت ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے نیز دن کی نماز میں بلند آواز سے قرات کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اس وجہ سے ایسے گاؤں میں جمعہ یا عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ [درمختار] ☆

دیکھتے رہو

بدلی ہوئی فضائے چمن دیکھتے رہو شادابی وطن کی پھبن دیکھتے رہو
ظلمت کا سینہ چیر کے رکھ دے گی ایک دن خورشید حریت کی کرن دیکھتے رہو
حق ہی رہے گا سارے زمانہ میں سربلند گونجیں گے اس سے کوہ و دمن دیکھتے رہو
حرص و ہوس کے بندے ابھی تک مگن سہی بدلے گا زندگی کا چلن دیکھتے رہو
عزم و عمل کے پھول کھلیں گے جگہ جگہ باغوں پر مسکرائیں گے بن دیکھتے رہو
گلشن میں آج شور ہے فصل بہار کا رخصت ہے درد و رنج و محن دیکھتے رہو

اک بندۂ خدا کی بصیرت کے نور سے
تاباں رہے گی صبح وطن دیکھتے رہو

ایک وضاحت

ڈیرہ غازی خان (تونسہ شریف) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی 1973ء کے آئین کی رو سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہیں کافر کہنا آئین پاکستان کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اقبال میلسی نے 29، 30 اپریل اور یکم، 2 مئی کو تونسہ شریف اور ڈیرہ غازی خان کا دورہ کیا۔ جس میں انہوں نے قادیانیوں کی آئینی حیثیت کو واضح کیا اور ملک و ملت کے خلاف غیر آئینی سرگرمیوں کا تعاقب کیا۔ تونسہ شریف کے ڈی۔ ایس۔ پی اور ڈیرہ غازی خان کے قادیانی نواز ڈی۔ پی۔ او نے ان کے خلاف قادیانیوں کو کافر کہنے کی وجہ سے کیس رجسٹر کیا۔ انہوں نے اس کی پرزور مذمت کی اور پولیس سے مطالبہ کیا کہ ان کے خلاف قائم کیے گئے کیس کو واپس کیا جائے۔ بصورت دیگر وہ ضلع اور ڈویژنل انتظامیہ کے آئین پاکستان کی خلاف ورزی پر ہائیکورٹ میں رٹ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

شوال کے چھ روزے

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور انعام ہے۔ اس کی برکات نہ صرف رمضان مبارک تک محدود رہتی ہیں بلکہ پورا سال اس کے انوارات روزہ داروں پر مبذول ہوتے رہتے ہیں۔ بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کو جتنی خوش اسلوبی کے ساتھ گزارتا ہے اتنی ہی خوش اسلوبی کے ساتھ اس کا پورا سال گزرتا ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک کے بعد بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

”عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم اتبعہ ستاً من شوال کان کصیام الدھر۔“

(الترغیب بحوالہ مسلم ص:۱۱۰، ج:۲)

ترجمہ: ”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جس شخص نے رمضان المبارک کے (پورے) روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسا کہ اس نے پورا سال (مسلسل) روزے رکھے۔“

گویا رمضان المبارک کے بعد صرف چھ روزے شوال کے جن کو ”شش روزہ بھی کہتے ہیں“ رکھنا ایسے ہے جیسے پورے سال کے روزے رکھ لئے۔

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ طیبی شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں:

”ان چھ روزوں کو صوم دہر کی مثل اس لئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے تو یہ تشبیہ مبالغہ ہے اور شوال کے چھ روزہ پر ترغیب اور تحریص کے لئے بیان فرمائی گئی ہے۔“

(طیبی، ج:۴، ص:۱۸۲)

اس حدیث مبارکہ میں صوم دہر کا جو اجر ذکر فرمایا گیا ہے اس کے بارے میں علمانے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے ۳۰ روزے ہوتے ہیں اور چھ روزے شوال کے ساتھ ملا لئے جائیں تو یہ کل ۳۶ روزے بن جاتے ہیں، چونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور ۳۶ کو ۱۰ کے ساتھ ضرب دیں تو یہ ۳۶۰ بن جاتے ہیں۔ چونکہ قمری سال کے اعتبار سے ایک سال میں ۳۶۰ دن ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص نے ۳۶ روزے رکھ لئے گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھ لئے۔

حق تعالیٰ شانہ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ سال میں ۳۶ روزے رکھنے پر پورے سال روزے رکھنے کا اجر وثواب عنایت فرماتے ہیں۔ بعض علمانے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص پوری زندگی رمضان المبارک اور شوال کے چھ روزہ کا معمول بنالے تو وہ ایسے ہے گویا اس نے پوری زندگی (صوم دہر) روزے رکھے۔ اگرچہ رمضان المبارک کے ۲۹ روزے بھی کیوں نہ ہوں، اللہ کی ذات سے امید ہے کہ ۲۹ روزوں کا اجر ۳۰ روزوں کے برابر ملے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لئے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگیا جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدائش کے دن پاک تھا۔ (منذری)

شوال کے ان چھ روزوں کے بارے میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اولیٰ اور افضل یہ ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے فوراً بعد یعنی ۲/شوال سے رکھنا شروع کیا جائے تو یہ فضیلت حاصل ہوگی، جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسی کوئی شرط نہیں ہے بلکہ جس طرح چاہیں مسلسل یا متفرق یعنی الگ الگ بھی رکھ سکتے ہیں، پورے مہینے میں یہ روزے رکھ لئے جائیں تو یہ فضیلت حاصل ہوجائے گی۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ ”اوجز المسالک“ شرح موطا امام مالکؒ میں لکھتے ہیں: ”ان روزوں کے استحباب کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جب استحباب ثابت ہوگیا تو پھر چاہے مسلسل رکھے جائیں یا متفرق، شروع مہینے میں ہوں یا آخر میں یہ فضیلت حاصل ہوگی، کیونکہ حدیث میں کوئی ایسی قید مذکور نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ چھ، تیس دنوں کے ساتھ مل کر چھتیس بنتے ہیں اور یہ مقصد مسلسل و متفرق دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔ (موطا، ج:۳، ص:۹۶)

اس کے علاوہ فتاویٰ شامی میں ہے کہ شوال کے روزے متفرق طور پر رکھنا مستحب ہے اور مختار یہی ہے۔ پے در پے رکھنا بھی مکروہ نہیں ہے۔

الغرض شوال کے چھ روزوں کی فضیلت کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات عالیہ وارد ہوئے ہیں۔ ان کی فضیلت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا اہتمام کرلیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

طاغوتی قوتوں کی اسلام دشمنی

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

اس پُر آشوب دور میں علمی وعملی فتنوں کا سیلاب ہر طرف سے اُمڈ رہا ہے' کوئی گوشہ ایسا نہیں رہا جہاں سے کسی نہ کسی فتنہ کا چشمہ نہ اُبلتا ہو اور جس طرح اسلامی حکومتوں کے خلاف تمام طاغوتی طاقتیں متحد ہوکر تہیا کر چکی ہیں کہ ان اسلامی دولتوں کو صفحۂ ہستی سے حرف غلط کے طرح مٹادیں' اسی طرح یہ حکومتیں گمراہ کن افکار کے ذریعہ اس کی جدوجہد میں مصروف ہیں کہ کسی طرح دین اسلام کے کسی بھی خدوخال کو صحیح باقی نہ رہنے دیا جائے' بڑی بڑی نامور حکومتیں اونچی سطح پر اس تدبیر میں مشغول ہیں کہ کسی طرح اسلامی شعائر اور اسلامی خصوصیات مٹ جائیں' بڑی بڑی خطیر رقمیں اس کام کے لئے نکالی جارہی ہیں اور ایسے مشہور ملحدین جو مستشرقین کی تربیت میں اپنے استادوں سے بھی گوے سبقت لے جاچکے ہیں ان کو منتخب کرکے ان کے ذریعہ یہ کام کیا جارہا ہے' ان ملعون طاغوتی طاقتوں کو اصل دشمنی دین اسلام سے ہے' اگر وہ اسلامی حکومتوں کو ختم نہ کرسکیں تو پھر اس کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ ان ملکوں سے صحیح اسلام کی روح نکال دیں' اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے دو محاذوں پر بڑی تیزی کے ساتھ کام کیا جارہا ہے۔

ا:...ایک یہ کہ نئی نسل جو دینی اقدار و دینی عقائد اور دینی مسائل سے ناآشنا ہے' اس کے سامنے اسلام کی ایسی تعبیر کی جائے کہ اگر کسی کفر صریح پر اسلامی لیبل لگادیا جائے تو وہ اسی کو اسلام سمجھنے لگے۔

۲:...دوسری طرف اہل حق اور ارباب دین میں مختلف ذرائع سے اتنا شدید اختلاف وانتشار پیدا کردیا جائے کہ ان کی قوت مفلوج ہوکر رہ جائے' ظاہر ہے کہ جب ملحدین کو ٹوکنے والے کسی اور دھندے میں مشغول ہوں گے تو اسلام کو ذبح کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی موقع نہیں آئے گا۔

اعدائے اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سبب

درحقیقت اعدائے اسلام کی ریشہ دوانیوں کا سبب تمام اسلامی ممالک میں (پاکستان ہو یا انڈیا' مصر ہو یا مراکش والجزائر) مسلمانوں کی غفلت اور اسلام سے تعلق کی کمی ہے' کسی جگہ نہ دین اسلام کی علمی روح باقی رہی نہ عملی قالب عالم وباقی رہا' پھر برائے نام اسلام کا جو بھی حشر ہو زیادہ مستبعد نہیں' پھر ان سب پر مستزاد یہ فتنہ ہے کہ اسلام کے نادان دوست نہ معلوم نادانستہ یا دانستہ کسی خود غرضی کی بناء پر خدمت اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں اکھاڑ رہے ہیں' فیاغربۃ الاسلام!

فتنۂ انکار حدیث (فتنۂ پرویزیت)

کسے معلوم نہیں کہ فتنۂ انکار ختم نبوت کے بعد اس سرزمین میں سب سے بڑا فتنہ انکار حدیث کا پیدا ہوا جو عام طور سے فتنۂ پرویزیت کے نام سے معروف ہے اور جس نے اسلام کے بنیادی اصول تمام مسائل کو مجروح کرنے کی کوشش کی' عقائد' عبادات' اخلاق' اعمال' شعائر' اسلامی معاشرت' اسلامی اقتصادی نظام وغیرہ کسی چیز کو بھی نہیں چھوڑا جس کو مجروح نہ کیا ہو اور اپنے زعم باطل میں اسے ختم نہ کیا ہو' آخر مجبور ہوکر علماء حق نے اپنی مسئولیت کے پیش نظر ان کفریات سے نقاب اٹھایا اور حق کو واضح کیا۔

سکندر مرزا آنجہانی کے عہد حکومت میں ۱۹۵۸ء میں جو کلوکیم لاہور میں ہوا تھا اور تمام اسلامی ملکوں کے ارباب علم موجود تھے' جب پرویز کے مقالات سامنے آئے تو مصری' شامی' مغربی وغیرہ تمام اہل علم نے ان کے خلاف متفقہ آواز اٹھائی کہ یہ صریح کفر ہے اور اسلام کے نام پر یہ صریح کفر قابل برداشت نہیں' اس موقعہ پر غلام احمد پرویز کی جو رسوائی ہوئی وہ اپنی نظیر آپ تھی' جس کی وجہ سے سکندر مرزا کا سارا کھیل ناکام رہا اور اس طرح پاکستان کے لاکھوں روپے غارت ہوگئے' اس ناکامی کے بعد امریکن فاؤنڈیشن کمیٹی نے فوراً ہی دوسرا کلوکیم کراچی میں منعقد کرلیا لیکن اس کو بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا' لیکن افسوس اور صد افسوس کہ آج دوبارہ بعض ارباب قلم جن پر حسن ظن بھی رہتا ہے نہ معلوم کیوں خامہ فرسائی کررہے ہیں کہ پرویز سے اختلاف فروعی ہے اور علماء کو تکفیر کا فتویٰ واپس لے لینا چاہئے' اور کسی جدید تالیف میں چند باتیں اپنے مزاج کی دیکھ کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوگئے انا للہ۔ پرویز صاحب کی یہ نئی کتاب جس سے متاثر ہوکر ہمارے بعض ارباب قلم علماء کو فتویٰ واپس لینے کا مشورہ دے رہے ہیں ابھی تک ہماری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ اس میں اسلام کے بارے میں

کیا کچھ لکھا گیا ہوگا' تاہم فرض کر لیجئے کہ یہ کتاب صحیح حقائق سے لبریز بھی ہو اور کوئی بات اس میں کفر کی نہ بھی ہو لیکن جب تک تمام سابق ریکارڈ' جو کفریات سے مالا مال ہے مسٹر پرویز تردید نہ کریں تو ایک کتاب میں چند اچھی باتیں لکھ دینے کو کیسے رجوع الی الحق سمجھ لیا جائے؟ کیا ارباب کفر اور دشمنان اسلام تمام باتیں کفر کی کرتے ہیں' بلکہ بسا اوقات اچھے اچھے حقائق بھی ظاہر کرتے ہیں' کائنات اور کونیات ربانیہ کے اسرار و رموز خفیہ ظاہر کرتے ہیں اور اس کائنات کے حقائق باطنیہ سے پردے اٹھا کر تمام عالم کو ان سے روشناس کراتے ہیں' لیکن یہ حقائق اپنی جگہ اور ان کا کفر اور کفریہ کارنامے اپنی جگہ' کیا ضروری ہے کہ جھوٹا آدمی ہر بات جھوٹی ہی کیا کرے؟ ہرگز نہیں تو پھر چند باتوں کے پسند آنے سے سابق کی تمام غلط باتیں کیسے صحیح ہو جائیں گی؟

پرویزی تحقیقات ملحدانہ پر ایک نظر

ہم یہاں مسٹر پرویز کے بحر الحاد کے چند قطرے پیش کرتے ہوئے اہل عقل و انصاف سے اپیل کرتے ہیں کہ براہ کرم ان "پرویزی تحقیقات" پر دوبارہ نظر ڈالیں اور پھر خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ فروعی مسائل ہیں یا اسلام کے بنیادی اصولی اساسی مسائل ہیں؟ جن کی جڑوں پر مسٹر پرویز نے تیشہ چلا کر شجر اسلام کو کاٹنے کی کوشش کی ہے' حوالہ جات بغرض اختصار نہیں دیے' مکمل تفصیلات کے لئے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی شائع کردہ کتاب "علماء امت کا متفقہ فتویٰ' پرویز کافر ہے" کا مطالعہ کیا جائے۔

۱- "قرآن کریم میں جہاں اللہ و رسول ﷺ کا ذکر آیا ہے اس سے مراد مرکز نظام حکومت ہے"۔

۲- "رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے"۔

۳- "رسول کی اطاعت نہیں کیونکہ وہ زندہ نہیں"۔

۴- "ختم نبوت" سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں' بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا' اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے' اس کے معنی یہ ہے کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے الخ"۔

۵- "اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے' اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرے کو عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے' ورثہ' قرضہ' لین دین' صدقہ خیرات سے متعلق احکام عبوری دور سے متعلق ہیں"۔

۶- "صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا حق ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب کرے' جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی' پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پر تبدیلی کی جا سکتی ہے یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔

۷- "جن اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا' نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا' اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی الخ"۔

۸- مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی' یہ وحی روایات میں ملتی ہے' دیکھتے دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا اور اسے اتباع سنت رسول اللہ قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا' یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا' وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرا دیا گیا' ان احادیث مقدسہ کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں اور جو ملاّ کی غلط نگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جز بن رہی ہیں' سلام علیک کیجئے اور ہاتھ ملا لیجئے جنت مل گئی' دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے' اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے' جنت حاضر ہے الخ"۔

۹- "اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو' قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں الخ"۔

۱۰- "خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے' اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی طاعت ہے"۔

۱۱- "قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کے بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے' اسی کا نام ایمان بالآخرت ہے"۔

۱۲- "بہرحال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم مقامات نہیں' انسانی ذات کی کیفیات ہیں"۔

۱۳- "ملائکہ سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں' ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ وہ قوتیں جنہیں انسان مسخر کر سکتا ہے' انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے الخ"۔

۱۴- "آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا' بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا' قصہ آدم کسی خاص فرد کا قصہ نہیں' بلکہ خود آدمی کی داستان ہے' جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے الخ"۔

۱۵- "رسول اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا"۔

۱۶- "واقعہ اسراء' اگر یہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب ہجرت کا بیان ہے' اس طرح مسجد اقصیٰ

سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی' جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا''۔

۱۷-''مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ نہ سکا' انہوں نے ''تقدیر'' کے مسئلے کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزو ایمان بنادیا''۔

۱۸-''اب ہماری صلاۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے' روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں' زکوۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان خیرات کرکے پکارتا ہے' ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے' آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا' ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل وبصیرت سے کچھ واسطہ الخ''۔

۱۹-''قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا' بلکہ قیام صلاۃ یعنی نماز کے نظام کا حکم دیا ہے' عجم میں مجوسیوں کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا' لہذا صلاۃ کی جگہ نماز نے لے لی الخ''۔

۲۰-''زکوۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے' اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی الخ''۔

۲۱-''حج عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس کا نام ہے' اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد ونوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں ہے الخ''۔

۲۲-''یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ثواب ہوتا ہے' یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے' یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار ہے''۔

یہ چند کفریات ''مشتے نمونہ از خروارے'' کے طور پر ذکر کئے گئے' ان کے حوالہ جات اور پوری تفصیل اور ان کے جوابات اور جوابات کی تصدیق پر علماء امت کے دستخطوں کے لئے مکمل اور مفصل کتابی صورت میں فتویٰ ملاحظہ فرمائیں' خدارا! مسٹر پرویز کی ان تصریحات کو سامنے رکھ کر بتایئے کہ اللہ ورسول' اطاعت اللہ ورسول' جنت' دوزخ' یوم آخرت' ختم نبوت' نماز' روزہ' زکوۃ' حج' تلاوت قرآن' قربانی اور تقدیر سے انکار' شریعت اسلامیہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ' احکام قرآنی محض عبوری دور کے لئے تھے' اب ان کا حکم باقی نہیں' وراثت' خیرات وصدقہ وغیرہ تمام احکام وقتی تھے' اب مرکز ملت کو اختیار ہے کہ جو فیصلہ صادر کرے۔ حق ہے انا للہ۔ آخر اسلام کی کون سی چیز باقی رہ گئی' جس پر مسٹر پرویز نے ہاتھ صاف نہ کیا ہو' حدیث عجمی سازش ہے' حدیث کا انبار بے معنی چیز ہے اور اب جو اسلام مسلمانوں کے پاس ہے وہ سب ''افسانہ عجم'' ہے' وغیر ذلک من الهفوات والاکاذیب۔

بتایئے کیا یہ مسائل فروعی مسائل ہیں؟ اور اگر یہ فروعی مسائل ہیں تو اصولی مسائل کیا ہوں گے اور کیا تکفیر کبھی بھی فروعی مسائل کے انکار سے ہوتی ہے؟ قرآن' حدیث' تمام عبادات' تمام احکام شرعیہ' بیک جنبش قلم ختم کردیئے گئے پھر بھی ''سب اچھا'' ہے اور اسلام بخیر ہے؟ اسلام کی قریبی تاریخ میں مرزا کے سوا آج تک اتنا بڑا ملحد پیدا نہیں ہوا جس نے بیک وقت تمام شریعت کی اس طرح تحریف کی ہو' گویا مرزا غلام احمد قادیانی کی روح چوہدری غلام احمد پرویز میں آگئی ہے' ڈاکٹر فضل الرحمن سابق ڈائریکٹر مجلس تحقیقات اسلامی یہ سب ایک طرح کے دین اسلام کو مسخ کرنے والے ہیں' افسوس کہ اسلام اتنا غریب الدیار بن گیا ہے کہ جو بے رحم زندیق وملحد آئے اسلام کو ذبح کرے' جس طرح چاہے اس کی شہ رگ پر کند چھری چلائے' کوئی چھڑانے والا نہیں؟ ہاں! ان ملاحدہ کو ٹوکنے والے ظالم ہیں؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تصور بھی اس کا نہیں ہوسکتا تھا کہ پاکستان کی سرزمین پر ایسے گمراہ وملحد اس آزادی کے ساتھ اسلام کی گردن پر چھری چلائیں گے کہ کوئی آہ بھی نہ کرسکے گا' ایک طرف یہ دردناک صورت حال ہے دوسری طرف اسلامی ثقافت اور ''محبت رسول'' کے نام پر خرافات و بے حیائی و بے دینی کے وہ روح فرسا مناظر کہ الامان والحفیظ۔ ایک طرف سراسر الحاد وزندقیت کے مناظر' دوسری طرف دین کی محبت کے نام پر بے دینی و بے حیائی کے مناظر ''فیا غربة الاسلام ویا خیبة المسلمین'' اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اس مملکت پاکستان کی سرزمین کو صحیح اسلام کا نمونہ بنادے اور ایسی مثالی حکومت قائم فرمائے جو تمام عالم اسلام کی دینی وسیاسی قیادت کرسکے۔

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف
یہودی زہر آلود ذہنیت

ایک عرصہ سے پاکستان میں لندن کے ایک یہودی مصنف کی ایک کتاب درآمد کی جارہی ہے جمعیۃ الشائع لاہور کے ہم ممنون ہیں جس نے اس یہودی اسرائیلی کتاب کے چند حوالے ذکر کرکے امت اسلامیہ کو متنبہ کیا ہے' کتاب کیا ہے یہودی ذہنیت کی رذیل وذلیل ذہنیت کا ایک مرقع ہے' آج تک اس قدر اخلاق سے ساقط معیار پر اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف زہر آلود ذہنیت کا مظاہرہ کسی نے بھی نہیں کیا' افسوس کہ ایسی رسوائے عالم کتاب کا داخلہ پاکستان میں کیسے ہوا' جو نہایت آزادی سے یہاں فروخت ہورہی ہے' نہ معلوم کہ ارباب اقتدار کیسی تکلیف دہ غفلت میں مبتلا ہیں' بہرحال جمعیۃ الشائع کے فراہم کردہ اقتباسات معہ ترجمہ اور ابتدائی نوٹ یہاں دیا جاتا ہے' پڑھئے اور اغیار کے ظلم وستم اور مسلمانوں کی بے حسی اور غفلت شعاری کی داد دیجئے۔

نام کتاب ''جیول ان دی لوٹس''

(JEWELIN THELOTUS)

تصنیف: یہودی ایلن ایڈورڈ از لندن

''کتاب مذکورہ کی نئی چھپائی سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کئی سال سے پاکستان میں برسر بازار فروخت ہو رہی ہے اور جس میں جناب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام، اسلام، صحابہ کرام اور ہمارے قابل قدر اسلاف کے متعلق انتہائی غلیظ، فحش، گندی اور بازاری زبان استعمال کی گئی ہے، اسلام کے دشمنوں خاص کر ہنود و یہود نے اسلام کے متعلق جو کچھ آج تک لکھا ہے وہ کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں، لیکن جو مواد اس کتاب میں ہے اس سے قبل اس قدر دیدہ دلیری کسی ذلیل، بدبخت اور حیا سوختہ انسان نما درندے نے نہیں کی۔ اس کتاب سے فقط مسلمانانِ پاکستان ہی کے نہیں مسلمانانِ عالم کے دل بھی مجروح ہوئے ہیں، افسوس کی بات یہ ہے کہ جہاں حکومت کے کارندے صاحبانِ اقتدار کے خلاف ایک فقرہ برداشت نہیں کرتے اور ایسی تحریر جو کسی لیڈر کے متعلق لکھی گئی ہو اسے ان کی دوررس نگاہیں فوراً جانچتی ہیں اور تحریر بمع محرر ضبط کر دی جاتی ہے، لیکن ایسی کتاب جس میں پیغمبر اسلام کے متعلق یاوہ گوئی کی گئی ہو بڑے آرام سے سرحد پار کر کے اس مملکت اسلامیہ میں داخل ہوتی ہے اور برسرِ عام فروخت ہوتی ہے لیکن اس کی آمد پر نہ تو سنسر بورڈ کے کانوں پر جوں رینگتی ہے اور نہ ہی ایوانوں میں کوئی بے چینی یا اضطراب پیدا ہوتا ہے۔

ہم حکومت وقت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اس کتاب کو ضبط کرے اور خدارا ایک ایسا بورڈ بنائے جو خاص طور پر ایسے لٹریچر پر نگاہ رکھے۔

ہم عاشقانِ رسول اللہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کتاب کی ضبطی کے لئے پُر امن احتجاج کریں اور حکومت پر زور دیں کہ اس کتاب کو ضبط کرے اور برطانوی حکومت کے نمائندوں کو یہ ثابت کر دیں کہ مسلمان ابھی زندہ ہے اور اپنے پیغمبر اسلام کے خلاف کسی قسم کی توہین برداشت نہیں کر سکتا''۔

SOME OF THE EXTRACTS TAKEN FROM THE BOOK WRITTEN BY A JEW ALLEN EDWARDS, PRINTED BY TANDEM BOOK LTD. LONDON. THE TITLE OF THE BOOK IS JEWEL IN THE LOTUS!

1. The golden cresent of El islam denoted Vulva. Elmehrad in the mosques and sacred black stone of El kaaba in Mecca are symbole of female Genitalia. page 55.

2. The Arabs in all seriousness. pledged I swear upon the Cullions of Lord Mohammad page 73.....

3. The Minarets sleek and white is most architectural phallic in origin. The Star of lalam is representative of sexual conjunction. page 81.....

4. One of the ninety nine names of God Elfutood over the opener proclaims his divine command over the Vulva of Maidenhood. page 93......

5. In Elhijaz province of Saudi Arabia women and boys flock outside Nessa and Medina clamouring to sell their bodies to pilgrims were thereater allowed to revel in the debauchery as their rewards. page 126 ....

6. Pilgramage to Mecca is completely perfected saved by copulation with the camel. page 240.....

7. Geust Harlotry, Thus excused by the prophet, soon made its appearance. The custom of lending wives and daughters to geustes proved lucrative to the lazy Deyyose who did nothing but, to entertain wealthy geustes. page 128....

8. This tail never ends like the entrails of Omal. This road never ends and as long as the pizzle of Omar. This black guard is like Pmar, boen without Anus and suckled on the blood. page 216.....

9. Tipoo saheb. the demented tiger of Nysore took pains to capture the children of Europeans, then, when he felt the urge, he ordered them into his private chamber.... In emulation of Turks, Tipoo saheb sought and tried every method of gfatification known to man. Women had Long ago sated the tiger, and tired of men and boys as well. Taking a large goose he said You must one day try this: it is wonderfully singular. He (Tipoo) was also wont to display his ability with sows and goats. page 222/223.

ترجمہ:

۱- اسلام کا شعرہ ہلال عورت کی جائے

مخصوصہ کی مانند ہے اور مسجد میں محراب' کعبہ شریف میں حجر اسود بھی عورت کے خاص مقامات کی اشکال ہیں۔(ص:۵۵)

۲-عرب نہایت سنجیدگی سے قسم کھاتے کہ مجھے رسول پاک ﷺ (توبہ نعوذ باللہ) کے فوطوں کی قسم۔ (ص:۷۳)

۳-مساجد کے سفید اور پتلے مینار سے مردانہ عضو تناسل سے مشابہت رکھتے ہیں اور اسلام کا ستارہ جنسی اختلاط کی شکل ظاہر کرتا ہے۔(ص:۸۱)

۴-اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام جو کہ مسلمانوں نے بنائے ہیں ان میں سے ایک الفتوح ہے جس کا مطلب ہے' دوشیزاؤں کے خاص مقامات کھولنے والا۔(ص:۹۲)

۵-سعودی عرب کے صوبہ الحجاز کی لڑکیاں اور لڑکے مکہ اور مدینہ کے باہر زائرین کے لئے جسم فروشی کے لئے اکٹھے ہوجاتے بعد ازاں زائرین کو بطور انعام ان سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دی جاتی۔(ص:۱۲۶)

۶-مکہ میں حج تب تک مکمل تصور نہیں کیا جاتا جب تک زائرین اونٹ کے ساتھ بدفعلی نہ کرتے۔ (ص:۴۴)

۷-مہمانوں کو لڑکیاں پیش کرنے کی رسم جیسا کہ پیغمبر ﷺ (توبہ نعوذ باللہ) نے اجازت دی تھی جلد ہی مہمانوں کو لڑکیاں اور بیویاں پیش کرنے کی رسم کاہل اور ذلیل میزبان کے لئے نہایت نفع بخش کاروبار بن گیا جو اپنے دولت مند مہمانوں کو خوش کرتا تھا۔(ص:۱۲۸)

۸- یہ کہانی (خاکم بدہن) حضرت عمر کی انتڑیوں سے بھی لمبی ہے اور نہ ختم ہونے والی ہے' یہ سڑک اتنی لمبی ہے جتنی کہ عمر کا عضو یہ کالا حبشی حضرت عمر کی طرح ہے کہ بغیر مقصد کے پیدا ہوا اور خون پر پلا ہوا۔(ص:۲۱۶)

۹-ٹیپو صاحب میسور کا ذلیل شیر بڑی جدوجہد کرکے یورپی بچوں کو گرفتار کرتا اور جب بھی خواہش ہوتی تو انہیں اپنے شب خوابی کے کمرے میں بلواتا' ترکوں کی طرح ٹیپو صاحب نے اپنی جنسی شہوت کی تسکین کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کیا' عورتوں سے بہت مدت سے دل بھر چکا تھا اور مردوں اور بچوں سے بھی تھک چکا تھا' ایک دن اس نے ایک بڑا انطقا پکڑ کر کہا کہ ایک دن میں اس کو بھی استعمال کروں گا' وہ (ٹیپو) سورنیوں اور بکریوں کے ساتھ بھی بدفعلی کرتا تھا۔(ص:۲۲۲-۲۲۳)

☆☆..........☆☆

اسلام اور پاکستان

یہ امر مخفی نہیں ہے کہ یہ مملکت خداداد پاکستان اللہ اور اللہ کے رسول کے نام پر حاصل ہوئی ہے، قیام پاکستان سے پہلے یہ بات واضح طور پر سمجھادی گئی تھی کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ ہوگا اور تمام آئین شریعت محمدی کے مطابق عمل میں لائے جائیں گے اور مسلمان یکجان اور متحد ہوکر خدمت اسلام میں لگے رہیں گے۔ایک ایسا اسلامی ماحول ہوگا جس میں کسی بات کا صحیح یا غیر صحیح سمجھنا اس بات پر ہوگا کہ اسے اللہ یا اللہ کے رسول نے پسند فرمایا ہے یا نہیں؟ اسلامی علوم وفنون کو رائج کیا جائے گا اور مسلمانوں کو موجودہ پست حالی سے نکلنے کے مواقع مہیا کیے جائیں، چنانچہ تمام مسلمانوں نے ان وعدوں پر اعتماد کرتے ہوئے لبیک کہا اور جان کی بازی تک لگادی، جانی و مالی قربانیاں دیں اور پاکستان کے حصول میں ہر وہ تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوگئے جو ان کے سامنے لاکر کھڑی کی گئی، ان حقائق کی روشنی میں ہم متمنی ہیں کہ ہر پاکستانی کو اس کا پورا پورا احساس ہونا چاہئے اور جس پاک مقصد کے لئے پاکستان طلب کیا گیا تھا، اس مقصد کی تکمیل کے لئے دلی آرزو رکھنی چاہئے اور جو اس مقصد کے حصول کے لئے کوشاں ہیں، ان کے ممد ومعاون بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی خاص اہمیت کی حامل ہے کہ اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے کن لوگوں سے رجوع کیا جائے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کن لوگوں سے اسلامی قانون کی صحیح تشکیل اور وضاحت کرائی جائی؟ اس کام کے اہل علماء کرام ہیں، جنہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کررکھی ہیں اور اسلامی تعلیم سے آراستہ وپیراستہ ہیں، مسلمانوں کی بے لوث خدمت میں لگے رہتے ہیں اور لگے رہیں گے۔ اقتصادی زبوں حالی اور ناسازگار حالات کے باوجود مسجد کو نہیں چھوڑا، مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پڑھانا، یاد کرانا اور دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ وپیراستہ کرنا، اپنا فرض منصبی سمجھتے رہے ہیں۔ ہر فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور کرتے رہیں گے، قول وفعل سے تحفظِ اسلام اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا مقصد ہے:

طواف احمدؐ کے امینوں کا فلک کرتے ہیں
یہ وہ بندے ہیں ملک جن کا ادب کرتے ہیں

انتخاب: ابوعمیرہ خان

اتحاد امت کی شاہراہ

ثروت جمال اصمعی

ایک اللہ کے ماننے والوں کے درمیان انتشار کے خاتمے اور اتحاد کی تجدید و بحالی کا جو نسخہ قرآن تجویز کرتا ہے وہ انتہائی صاف، سیدھا اور ہر الجھاؤ سے پاک ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ:

مفہوم: ''اہل کتاب سے کہو کہ آؤ ایک ایسے کلمہ کی جانب جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت و اطاعت نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ کسی بھی ہستی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کچھ لوگ کچھ دوسرے لوگوں کو اللہ کے مقابلے میں اپنا رب نہیں بنائیں گے۔''

(سورۃ آل عمران: ۶۴)

اس آیت میں اہل ایمان کے لئے اتحاد کی صرف ایک بنیاد قرار دی گئی ہے اور وہ ہے خدا پرستی، اور اس چیز سے روکا گیا ہے جو خدا پرستوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے یعنی شخصیت پرستی یا اکابر پرستی، جسے انگریزی میں ''ہیرو ورشپ'' کہتے ہیں اور جس کے نتیجے میں انسان گروہ در گروہ تقسیم ہوتے چلے جاتے ہیں اور اللہ کے دین کے مقابلے میں اپنے اپنے گروہوں اور جماعتوں کے دین پر چلنے لگتے ہیں۔ تاہم احکام الٰہی کی عملی صورت گری اور انسانوں پر اللہ کے منشاء و مقصد کی خاطر خواہ وضاحت کے لئے انسانی ماڈل بھی ضروری ہے جو خدائی نقشے کے مطابق زندگی کی پوری عمارت تعمیر کر کے دکھائے تاکہ ایک خدا کے ماننے والے اپنی زندگیوں کو اسی ایک نمونے کے مطابق استوار کریں اور انتشار سے محفوظ رہیں، چونکہ انسان اپنے ایسے انسان ہی کی پیروی کا مکلف ہو سکتا ہے، لہٰذا اس مقصد کے لئے فرشتے، جن یا کسی اور مخلوق کے بجائے انسان ہی کا بھیجا جانا ضروری قرار پاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ انسان کون ہو؟ اللہ تعالیٰ اس کا انتخاب اگر انسانوں کی اپنی پسند پر چھوڑ دیتا تو انہیں اختلاف اور انتشار سے بچانے کی کوئی صورت نہ ہوتی اور ان کی یہ شکایت بالکل جائز ہوتی کہ ان کے رب نے انہیں متحد رکھنے کا کوئی بندوبست ہی نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس انسانی ماڈل کے انتخاب کا کام بھی انسانوں کے خالق نے ہر دور میں خود ہی انجام دیا ہے...... ہر امت میں اس مقصد کے لئے رسل علیہم السلام بھیجے جاتے رہے، جب کہ اسلام کے دور اول میں مسلمانوں اور گزشتہ اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) اور مشرکین مکہ، سب کے لئے قرآن بار بار جس انسان کو قابل تقلید نمونے کے طور پر پیش کرتا ہے اور جس کے اسوۂ زندگی پر سب کو یکجا ہونے کی دعوت دیتا ہے، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذات گرامی ہے مثال کے طور پر مسلمانوں اور اہل کتاب سے قرآن کا یہ خطاب ملاحظہ فرمایئے:

مفہوم: ''انجام کار نہ تو تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر، جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلے میں اپنا کوئی حامی و مددگار نہ پا سکے گا، اور جو نیک عمل کرے گا خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ ہو وہ مومن ہو تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔ بھلا اس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کی، اس ابراہیمؑ کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

(سورۃ النساء: ۱۲۳تا۱۲۶)

سوچنے کی بات ہے کہ آخر اللہ نے حضرت آدم سے عیسیٰ علیہم السلام تک آنے والے سارے نبیوں میں سے صرف حضرت ابراہیمؑ ہی کو اسلام کے دور اول میں مسلمانوں اور اہل کتاب کے لئے ایک نقطۂ اتفاق کے طور پر کیوں پیش کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ذات مسلمانوں اور اہل کتاب ہی کے لئے نہیں بلکہ مشرکین کے لئے بھی غیر متنازع تھی۔ ان کا اسوۂ زندگی سب کے نزدیک ہر اعتراض سے بالاتر تھا، اس لئے قرآن ہر دور میں اپنے تمام مخاطبین کو اسوۂ ابراہیمی پر متحد ہو جانے کی

دعوت دیتا رہا۔

اب سوال یہ ہے کہ آج کے دور میں منتشر اور متفرق مسلمانوں کے لئے توحید اور اطاعت الٰہی کے بعد قرآن کے نسخہ اتحاد کا وہ دوسرا جزو یعنی وہ شخصیت کون سی ہے جس کی مکمل پیروی پر تمام مسلمان بے چون وچرا متفق ہوجائیں؟ یہ ہستی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات' گرامی کے سوا اور کونسی ہوسکتی ہے؟ قرآن حکیم میں اللہ کے ساتھ ساتھ رسول کی غیر مشروط اطاعت کی تاکید جگہ جگہ اسی لئے کی گئی ہے اور رسول اکرم کی زندگی کو مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنی یعنی بہتری نمونہ قرار دیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ:

مفہوم: ''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لےلو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ' اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔'' (سورہ حشر:۵۹)

یہ ہیں وہ بنیادیں جن پر قرآن سارے مسلمانوں کو یکجا ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اگر صرف انہی کو بنیاد بنایا جائے تو اہل دین کو کوئی چیز پراگندہ نہیں کرسکتی' لیکن خرابی وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں لوگ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی تیسری ہستی کو اس کی عقیدت اور محبت میں غلو کرتے ہوئے دوسرے لوگوں سے بھی اسی درجے میں ماننے کا مطالبہ کرتے ہیں جس پر وہ خود اسے فائز سمجھتے ہیں! اب یہ صوفیائے عظام ہوں یا ائمہ فقہ اور بزرگان دین' مختلف دینی تحریکوں اور جماعتوں کے رہنما ہوں یا علمائے کرام ... اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو بھی دین میں غیر مشروط طور پر حجت قرار دینے کی کوشش گزشتہ امتوں کو بھی کاٹنے اور پھاڑنے کا سبب بنی ہے اور ہمارے ہاں بھی یہی صورت ہے۔ باہم متحارب فقہی مسالک' صوفیا کے حلقے اور آج کے دور میں دینی' سیاسی جماعتوں کی گروہ بندیاں... سب اسی طرز فکر کی پیداوار ہیں! گزشتہ اہل کتاب میں ایسی گروہ بندیوں کو بے بنیاد ٹھہراتے ہوئے قرآن میں یوں کہا گیا:

مفہوم: ''اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے (دین کے) بارے میں کیوں جھگڑا کرتے ہو؟ تورات اور انجیل تو ابراہیم کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟...... ابراہیم نہ یہودی تھا' نہ عیسائی بلکہ وہ تو ایک مسلم یکسو تھا اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھا۔'' (آل عمران:۶۵'۶۶)

غور کیجئے! کیا یہ آیا ٹھیک اسی کیفیت پر چسپاں نہیں ہوتیں جس میں آج ہم اہل اسلام مبتلا ہیں؟ اگر نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم نہ ہوگیا ہوتا اور اللہ کا کوئی نبی ہمارے درمیان اٹھایا جاتا اور اسے کوئی کتاب بھی دی جاتی تو کیا یہ نہ کہا جاتا کہ:

''اے مسلمانو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ تمام فقہی مسالک' تصوف کے سلسلے' دارالعلوموں کی تفریقیں' دینی جماعتوں کی گروہ بندیاں...... یہ سب تو بعد کی چیزیں ہیں' کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ محمدؐ نہ سنی تھے' نہ شیعہ تھے نہ حنفی تھے نہ مالکی تھے نہ حنبلی تھے اور نہ شافعی' قادری تھے نہ نظامی' دیوبندی تھے نہ بریلوی' وہ تو بس ایک مومن یکسو تھے اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے''

قرآن مجید کی یہ واضح ہدایات ہمیں بتاتی ہیں کہ اللہ اور رسول کے بعد جہاں کسی تیسری ہستی کو دین میں حجت ٹھہرانے کی کوشش کی جاتی ہے' وہیں سے اختلاف وانتشار کا آغاز ہوجاتا ہے اور متشدد اور باہم متحارب فرقے وجود میں آنے لگتے ہیں ان فرقوں کی جو اللہ کی نظر میں سخت ناپسندیدہ ہیں' پہچان یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک صرف اپنے برحق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور دوسرے تمام اہل ایمان کو گمراہ قرار دیتا ہے ہر فرقے کے نزدیک لوگوں کی نجات کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ بس اس مخصوص فرقے سے وابستہ ہوجائیں' گزشتہ اہل کتاب بھی اسی مرض میں مبتلا ہوئے جس کا ریکارڈ قرآن میں محفوظ ہے اور آج امت محمدی میں بھی یہی بیماری اپنے عروج پر ہے' ذرا گزشتہ اہل کتاب کے مختلف فرقوں کے دعوے ملاحظہ فرمایئے اور دیکھئے کہ کیا یہ وہی بولیاں' وہی لہجہ اور وہی زبان نہیں ہے جو آج ہم مسلمانوں کے مختلف گروہوں نے اختیار رکھی ہے؟

قرآن مجید کا فرمان ہے:

خادم علماء حق حاجی الیاس ٹمی مد

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

یاد رکھئے اولڈ

ستارا جیولرز

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

"ان کا کہنا ہے کہ کوئی شخص جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو یا (عیسائیوں کے خیال کے مطابق) عیسائی نہ ہو' یہ ان کی تمنائیں ہیں۔ ان سے کہو اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو (دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی) حق یہ ہے کہ جو بھی اپنی ہستی کو اللہ کی اطاعت میں سونپ دے اور عملاً نیک روش پر چلے' اس کے لئے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے اور ایسے لوگوں کے لئے کسی خوف اور رنج کا کوئی موقع نہیں یہودی کہتے ہیں عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں' عیسائی کہتے ہیں یہودیوں کی پاس کچھ نہیں۔ حالانکہ کہ دونوں ہی کتاب پڑھتے ہیں اور اسی قسم کے دعوے ان لوگوں کے بھی ہیں جن کے پاس کتاب کا علم نہیں ہے۔ یہ اختلافات جن میں یہ لوگ مبتلا ہیں' ان کا فیصلہ اللہ قیامت کے روز کردے گا۔"

(سورۃ البقرہ:۱۱۱'۱۱۳)

ان آیات میں یہودیوں اور عیسائیوں کے الفاظ کو مسلمانوں کے مختلف فرقوں سے بدل دیجئے تو ہو بہو وہی نقشہ سامنے آجائے گا جس سے آج ہمیں سابقہ درپیش ہے! اگر نزول وحی کا سلسلہ بند نہ ہو گیا ہوتا تو کیا آج ایسی ہی آیات ناموں کی ان تبدیلیوں کے ساتھ ہمارے انتباہ کے لئے نہ اتاری جاتیں۔ فرقوں اور مسلکوں کی ان تقسیموں کی بنیاد دراصل اپنے اپنے گروہ کے اکابر کی شخصیت پرستی ہے جو درحقیقت شرک ہی کی ایک شکل ہے۔ اسی لئے اکابر پرستی اور گروہ پرستی کے مرض میں مبتلا اہل کتاب کے لئے قرآن نے حضرت ابراہیم کی بار بار جو مثال پیش کی ہے اس میں تقریباً ہر جگہ اہل کتاب کی گروہ پرستی کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ: "ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔" سابقہ اہل کتاب کی فرقہ پرستی کے بارے میں قرآن کا یہ ارشاد جو آج بھی ہم پر پوری طرح چسپاں ہوتا ہے' ملاحظہ فرمائیے:

مفہوم: "دراصل یہ کچھ نہیں ہیں مگر بس چند نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم وگمان کی پیروی کررہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے' کیا انسان جو کچھ چاہے اس کے لئے وہی حق ہے؟ دنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے۔"

(سورۃ نجم:۲۳'۲۴)

اللہ کے نزدیک حنفی' مالکی' شافعی' حنبلی' شیعہ سنی' اہل حدیث' دیوبندی بریلوی اور ایسے ہی دوسرے نام اور سابقے لاحقے کوئی اہمیت نہیں رکھتے...... اس کے دربار میں تو صرف ایمان اور عمل صالح کا کھرا سکہ چلتا ہے۔ اس حوالے سے یہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے:

مفہوم: "یقین جانو کہ نبی عربیؐ کو ماننے والے ہوں یا یہودی' عیسائی ہوں یا صابی جو بھی اللہ اور روز آخر پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا' اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور اس کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔"

(البقرہ:۶۲)

بات واضح ہے کہ گروہی ناموں کی اللہ کے دربار میں کوئی قیمت نہیں۔ اسے کسی کے یہودی' عیسائی' صابی' دیوبندی' بریلوی' جماعتی یا غیر جماعتی ہونے سے کوئی سروکار نہیں۔ اس کے ہاں صرف ایمان اور عمل صالح کا توشہ درکار ہے' اس نے ہر دور میں اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے صرف ایک نام پسند کیا ہے اور وہ ہے "مسلم" وہ خود ہی اپنی کتاب میں بتاتا ہے کہ:

مفہوم: "اللہ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی تمہارا یہی نام ہے۔" (سورۃ الحج:۷۸)

اور جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں میں اکابر پرستی کی بنا پر ہونے والی فرقہ بازیوں کو ختم کرنے کے لئے اس نے سب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو راہنما بنانے کی یوں تلقین کی تھی کہ:

مفہوم: "یہودی کہتے ہیں کہ یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے' عیسائی کہتے ہیں عیسائی ہو تو ہدایت ملے گی' ان سے کہو: نہیں بلکہ سب کو چھوڑ کر ابراہیمؑ کا طریقہ اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔"

(سورۃ بقرہ:۱۳۵)

اسی طرح اس نے امت محمدی کے اتحاد کے لئے تمام تفریقوں اور تقسیموں کو چھوڑ کر صرف اسوۂ محمدیؐ کو بنیاد بنانے کی صراحتاً تاکید کی ہے۔

یہ ہے اتحاد بین المسلمین' بلکہ اتحاد بین الناس کی وہ صاف اور سیدھی شاہراہ جس کی جانب قرآن پیہم ہماری رہنمائی کررہا ہے' جس کا کام ہی یہ ہے کہ انسانوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے' اب یہ فیصلہ ہم پر موقوف ہے کہ ہم افتراق وانتشار کی پستیوں ہی میں پڑا رہنا چاہتے ہیں یا اتحاد واتفاق کی بلندیوں کو اپنا مقصود بناتے ہیں۔

☆☆......☆☆

حُرّیت حُرمت ..... برکاتِ رمضان المبارک

تکثیرِ عبادت اور تقلیلِ غذا ہر مہذب انسان کو نورِ معرفت سے آشنا کر دیتی ہے اور پھر نورِ معرفت سے جب انسان معروف ہو جاتا ہے تو اس کی روشن ضمیری اسے حُرّیت اور حُرمت سے آشنا کر دیتی ہے۔ برکاتِ رمضان انسان کی حُرّیت و حُرمت کو صیقل کر دیتی ہیں۔ حُرمتِ فکر و نظر، حُرمتِ دین و دُنیا، حُرّیتِ وطن، حُرمتِ اہلِ وطن۔

عبادات، قناعت، خدمت، مساوات۔ احترامات و اکرامات برکاتِ رمضان المبارک۔

مدینۃ الحکمہ کے باغ ہمدرد میں کاشت کردہ نباتات سے تیار شدہ "تن سُکھ" صحت اور توانائی کا ایک لطیف ذریعہ ہے۔

افطار: پانچ چھوٹے چمچے برابر "تن سُکھ" پانی میں ملا کر افطار کیجیے۔ خوش ذائقہ اور لطیف "تن سُکھ" ایک بہترین افطاری ہے۔

سحر: پانچ چھوٹے چمچے برابر "تن سُکھ" دودھ یا پانی میں ملا کر نوشِ جاں کیجیے۔

تن سُکھ

توانائی کا ایک لطیف ذریعہ

ہمدرد

ہمدرد نے عالمی مشروب رُوح افزا اور تن سکھ بنایا

اللہ تبارک وتعالیٰ پاکستان کو استحکام و دوام عطا فرمائیں۔ حُرّیت و حُرمت کے جذباتِ عالیہ کے ساتھ ہم تعمیرِ پاکستان کے لیے شب و روز کوشاں رہیں۔

آپ کا ہمدرد — پاکستان کا ہمدرد — اہلِ پاکستان کا ہمدرد

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

مدینۃ الحکمہ
تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
آپ ہمدرد دوست ہیں۔ اعتماد کے ساتھ مصنوعاتِ ہمدرد خریدتے ہیں۔ جو منافع ان کا بین الاقوامی شہرِ علم و حکمت کی تعمیر میں لگ رہا ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ بھی شریک ہیں۔

مسجد نبوی کا سفر

نویں قسط

دیارِ حبیب ﷺ سے دیارِ غیر تک

مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

مورخہ ۲/دسمبر ۱۹۹۹ء کو حسب ارادہ ہم نے نماز فجر مسجد حرام میں ادا کی بعد ازاں عمرہ کی سعادت حاصل کی ادائیگی عمرہ کے بعد ہم شارع ابراہیم خلیل پر دارہانی نامی بلڈنگ میں آئے جہاں رہائش تھی تھوڑی دیر بعد برادرم محترم مولانا حافظ عبدالرزاق رحیمی صاحب سابق مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو انتہائی مخلص دوست اور ملنسار ساتھی ہیں تشریف لائے اور حکم دیا کہ آج رات مکہ مکرمہ سے باہر جعرانہ کے قریب بستی مشاہیر میں دوستوں نے آپ کے بیان کا پروگرام ترتیب دیا ہے آپ تیار رہنا۔ نماز عشاء سے فراغت کے بعد ہم آپ کو لینے آئیں گے ان کے خلوص کے پیش نظر انکار کی گنجائش نہ دیکھتے ہوئے ہاں کردی اور یہ بھی طے کرلیا کہ پروگرام سے فراغت کے بعد ہم جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے۔

حسب وعدہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لائے اور ان کی معیت میں ہم پروگرام میں شریک ہوئے خاصی تعداد میں پاکستانی احباب تشریف لائے تھے تلاوت ہوئی نعت ہوئی چند ایک مقامی علمائے کرام کے بعد مولانا عبدالعزیز لاشاری اور احمد عثمان ایڈووکیٹ کی مختصر تقریریں ہوئیں۔ آخر میں راقم الحروف نے سیرت النبیؐ مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت مدح صحابہؓ کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بیان کیا' پروگرام بہت اچھا ہوا' یہاں سے فراغت کے بعد جعرانہ جاکر احرام باندھے واپسی پر مولانا رحیمی صاحب' عرفات' مزدلفہ' منیٰ اور جمرات وغیرہ کے راستے نظارہ کراتے ہوئے لائے اور انتہائی قیمتی معلومات بتاتے رہے' کیونکہ وہ عرصہ بیس سال سے یہاں مقیم ہیں' دوسرے دن نماز جمعہ حرم مکہ میں ادا کیا اور اگلے دن مورخہ ۱۲/دسمبر ۹۹ء کو مولانا رحیمی صاحب اور چند دوسرے احباب نے جدہ ایئر پورٹ پر ہمیں لندن روانگی کے لئے الوداع کیا۔

حرمین شریفین زادہا اللہ شرفاً کے ایمان پرور اور روح افزا اور زندگی بخش نظاروں پر مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کے در و دیواروں پر حسرت بھری الوداعی نگاہیں ڈالتے ہوئے' اداس دل سنبھالتے ہوئے ساون بھادوں کی جھڑی کی مانند برستی ہوئی اشکوں کی برسات میں بار بار حرمین شریفین میں حاضری کی دعائیں مانگتے ہوئے مورخہ ۱۸/دسمبر ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ کو ہم دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے پرسکون بہشتی ماحول سے جدا ہوکر دیار مغرب کے ماحول کی طرف مجبوراً سفر کر رہے تھے۔ حرمین شریفین سے جدائی کے یہ لمحات مجھ جیسے خطا کار و گناہگار کے لئے کسی شیر خوار معصوم بچے کو ماں کی مہربان گود سے زبردستی چھین کر جدا کرنے کے مترادف تھے' دل کی اس گھڑی میں بچوں کی طرح جی بھر کر رونے کو جی چاہتا تھا۔ مگر شاعر کے اس ادبی تصور نے چپ رہنے پر مجبور رکھا:

خاموش اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

برطانیہ: حسن کائنات اور ذوق انسانی

برطانیہ آتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کے زیر اہتمام پہلے سے ترتیب دیئے ہوئے طے شدہ تبلیغی پروگراموں کی تکمیل کے لئے دن رات مختلف علاقوں اور چھوٹے بڑے شہروں کا سفر شروع ہوگیا' اور رمضان المبارک کا سارا مہینہ تبلیغی سفر میں گزرا بلکہ عید کے بعد بھی چند دن یہ سلسلہ جاری رہا:

کس کا خیال کون سی منزل نظر میں ہے
صدیاں گزر گئیں زمانہ سفر میں ہے
صبح سفر تو شام سفر دنیا کا انجام سفر

بہرکیف جس مغربی زندگی کو کتابوں میں پڑھا اور لوگوں کی زبانی سنا جاتا ہے' یہاں آکر اسے قریب سے دیکھنے اور مغرب کے مادی عروج اور روحانی دیوالیہ پن کا جو تصور دور بیٹھ کر گفت و شنید سے قائم ہوتا ہے' اس کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے' مغرب کے حالات و واقعات' خیالات و جذبات اور ان کے دن رات کے معمولات کو ان کے اپنے دیس میں' دیکھنے سننے اور معلوم کرنے کا خوب موقع ملتا ہے۔

میرے خیال میں جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے' اس سے بھی کہیں زیادہ فاصلہ ان کے طرز معاشرت' سوچ' سمجھ' طور و طریقہ اور ماحول میں ہے۔ اہل مشرق جس چیز کا منفی پہلو نکالتے ہوں عین ممکن ہے اسی چیز کا مغرب میں مثبت پہلو نکلے۔ مثلاً اہل مشرق الو کو جہالت اور بے وقوفی کی علامت سمجھتے ہیں جبکہ مغرب میں الو سنجیدگی اور دانشمندی کی علامت مانا

جاتا ہے یہاں آ کر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ برطانیہ کی مشہور اور بین الاقوامی شہرت یافتہ تعلیم گاہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا نشان الو ہے اور کئی افراد نے اس کی تصدیق کی:

جنوں کا نام خرد رکھ دیا اور خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

واقعہ یہ ہے کہ ایک صاحب ایمان کے ذہن پر اس مغربی زندگی کا مشاہدہ کرنے کے بعد حیرت انگیز متضاد تاثرات قائم ہوتے ہیں' کیونکہ اس قسم کے بعض کاموں کو دیکھ کر بے ساختہ تحسین وآفرین کے کلمات زبان سے نکلتے ہیں اور حسرت ہوتی ہے کہ یہ کام تو مسلم قوم کو کرنے چاہئیں تھے اور دوسری طرف اس قوم کی زندگی کے بعض پہلو ایسے تاریک اور بھیانک ہیں کہ بے ساختہ لعنت بھیجنے کو جی چاہتا ہے اور عبرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دولت ایمان سے سرفراز فرما کر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی بخش کر کتنا لطف وکرم اور احسان عظیم فرمایا ہے' جس کا شکریہ ہم قیامت کی صبح تک ادا کرنے سے قاصر ہیں اور یہ لوگ ان نعمتوں سے محروم رہ کر پستی کے کس آخری کنارے پر کھڑے ہیں' جس سے پیچھے لوٹنا انتہائی مشکل اور آگے جانا تباہی وبربادی ہے۔

بہرحال برطانیہ بظاہر ایک خوبصورت' سرسبز و شاداب اور آباد ملک ہے' لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص لطف وعطا اور کرم سے اس کو فطری حسن سے مالا مال کیا ہے۔ قدرت کی اس فیاضی کے ساتھ انسانی ہنر نے بھی کمال کیا ہے' فن انسانی نے اسے چار چاند لگادیئے ہیں' ملک کے چپے چپے پر فطرت کے حسین و جمیل نظاروں کو تراش وخراش کر اس طرح خوبصورت بنادیا گیا ہے کہ ایک بار دیکھنے کے بعد بار بار دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

شمالی انگلستان کے بعض علاقوں میں فطرت نے اپنی فیاضی کا مظاہرہ خاص طور پر کیا ہے اور مقامی لوگوں نے بھی قدرت کے اس عطیہ کو وہی مقام دیا ہے جو دینا چاہتی تھی' قدرتی آبشاروں' سبزہ زاروں' پھولوں' جھرنوں' جھیلوں اور شفاف ندیوں نے علاقے کے حسن کو دوبالا کیا ہوا ہے' میرے خیال میں دنیا کے سیاح اگر برطانیہ آ کر ان علاقوں کو نہ دیکھیں تو سمجھو انہوں نے کچھ بھی نہیں دیکھا' انسان کا فطرت کے ذریعے خدا سے ملاپ ایسے علاقوں میں ہوتا ہے' ایسے حسین خطوں میں پورے پورا انسان کا مزاج بھی عاشقانہ ہوجاتا ہے اور عاشق مزاج انسان کے لئے حدود دیوانگی چھونے کا بہانہ ہوجاتا ہے' نثر نگار کا مزاج شاعرانہ ہوجاتا ہے' اور شاعر کو الہام ہونے لگتا ہے' ان علاقوں کا حسن سیاحوں کو بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور کردیتا ہے کہ:

حسن بے پرواہ کو اپنی بے نقابی کے لئے
ہوں اگر شہروں سے بَن پیارے تو شہر اچھے کہ بَن

کیونکہ کائنات کا حسن وہ سب سے پہلی چیز ہے جو ذوق انسانی کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے' یہ بھی تو ہوسکتا تھا کہ کائنات تو ہوتی مگر اس پر حسن و جمال کی نقاب نہ ہوتی' زمین ہوتی مگر اس پرندی نالوں کا شور نہ ہوتا' ستارے ہوتے مگر ان میں روشنی نہ ہوتی' پھول تو ہوتے مگر ان میں رنگ وبو نہ ہوتا' پربت ہوتا مگر اس پر ستاروں کا جھرمٹ نہ ہوتا' زمین ہوتی مگر سبزے کی چادر نہ ہوتی' چاند ہوتا مگر چاندنی نہ ہوتی' سورج ہوتا مگر کرنیں نہ ہوتیں' بلبل ہوتی مگر اس کی چہک نہ ہوتی' گویا کان ہوتے مگر ان کی حلاوت کا کوئی سامان نہ ہوتا' نگاہ ہوتی مگر نگاہ نوازی نہ ہوتی۔ انسانی علم ونظر آج تک اس سوال کے جواب سے عاجز رہا ہے کہ یہاں تخلیق کائنات کے ساتھ حسن و جمال کیوں ضروری ہے؟ کیا مجبوری ہے؟ مگر قرآن پاک جواب دیتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے تا کہ انسان کائنات کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے بعد بلااختیار پکار اٹھے: "فتبارک اللہ احسن الخالقین."

حسن خود حسین ہوا تیرے حسین ہونے سے
روئے زیبا تیرا خود زینت زیبائی ہے

برطانیہ کے لوگ ہنس مکھ' خوش طبع' خوش مزاج' خاموش اور تنہائی پسند ہوتے ہیں چونکہ ماحول اور خطہ کی آب وہوا انسانی شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ گرم ملکوں کے لوگ جوشیلے اور جذباتی اور سرد ملکوں کے باشندے ٹھنڈے مزاج کے حامل ہوتے ہیں' چونکہ برطانیہ کا موسم ٹھنڈا رہتا ہے' اس لئے یہاں کے لوگ بھی ٹھنڈا مزاج رکھتے ہیں۔ یہ لوگ آہستہ بات کرنے کے عادی ہیں' گھروں میں زیادہ شور شرابہ نہیں کرتے' دروازے کھڑکیاں آہستہ بند کرتے ہیں' سیڑھیاں دبے پاؤں چڑھتے ہیں۔ ریڈیو' ٹیپ ریکارڈ اور ٹیلی ویژن کی آواز کم رکھتے ہیں' باغیچوں اور گاڑیوں کی صفائی پر کافی وقت صرف کرتے ہیں' بلکہ اسے اپنے دین کا حصہ سمجھتے ہیں' مکانوں کا رنگ وروغن' وال پیپر' باغیچوں کی تراش وخراش اور پھول بوٹے لگانے کا شغل بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ عام مقامات پر بھی مثلاً ریسٹورنٹوں' ٹرینوں' بسوں' سڑکوں' بازاروں' مارکیٹوں اور بڑے بڑے اجتماعات کی جگہوں پر کوئی شور وغل نہیں ہوتا' زیر زمین ٹرینوں کے بڑے بڑے ڈبے مسافروں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ اخبار یا کتب بینی یا خاموش بیٹھے رہتے ہیں۔ اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو آہستہ سے کرتے ہیں' دوران سفر کوئی بوڑھا یا معذور شخص بس یا ٹرین میں داخل ہو تو فوراً اس لئے سیٹ خالی کردیتے ہیں' اجنبیوں کو راستہ بتانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ بارہا سفر کے دوران ایسا ہوا کہ ہمیں کسی راستہ کی تلاش تھی اور مقامی لوگوں نے محض

ہماری وضع قطع' ہماری پریشانی اور ہمارے اجنبی انداز سے محسوس کرکے ہمارے پوچھے بغیر خود رک کر پوچھا کہ ہمیں کس جگہ کی تلاش ہے؟

برطانیہ کا سب سے بڑا شہر لندن ہے' جو ہمارے کراچی سے بھی غالباً کافی بڑا ہے لیکن اتنے بڑے شہر میں بھی ٹرانسپورٹ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے' خاص طور پر زیر زمین لوکل ٹرینوں کا نظام اس قدر آسان اور آرام دہ ہے کہ کار وغیرہ کے ذریعے سفر کرنا پارکنگ وغیرہ کے مسائل کی بنیاد پر مشکل ہے لیکن ان لوکل ٹرینوں کے ذریعہ سے سفر کرنا انتہائی آسان ہے' پورے شہر میں زیر زمین ریلوے لائنوں کا ایسا وسیع جال بچھایا گیا ہے اور اس پر ہر دو تین منٹ کے وقفہ سے اتنی فراوانی سے ٹرینیں مہیا کی گئی ہیں کہ شہر کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک سفر کرنا کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کے نظام نے خاص طور پر یہاں کی زندگی کو بے حد تیز رفتار بنا دیا ہے' قدم قدم پر ان مشینوں کے عجیب وغریب مناظر نظر آتے ہیں مثلاً اگر آپ کی رقم بینک میں جمع ہے اور دن رات کے کسی ایسے وقت میں آپ کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی جب بینک بند ہے تو آپ بغیر کسی پریشانی کے کمپیوٹر کے ذریعے مطلوبہ رقم حاصل کر سکتے ہیں' مجموعی طور پر یہاں صفائی کا نظام اور شہری خوبصورتی کا معیار بھی کافی بلند ہے۔ الغرض یہاں کے باشندوں کو تمدنی سہولیات فراہم کرنے میں جس ذہانت باریک بینی' دور اندیشی' محنت اور حسن انتظام سے کام لیا گیا' وہ بلاشبہ قابل ستائش و لائق تحسین ہے' لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مغربی زندگی کا دوسرا پہلو انتہائی تاریک و بھیانک اور مذکورہ بالا صفات سے حیرت انگیز حد تک متضاد ہے۔

کہا جاتا ہے کہ مجازی عشق کا ڈانڈا عشق حقیقی کی سرحد کے قریب سے نکلا ہے۔ دونوں منازل کے مسافر کے تصورات واحساسات و جذبات بہت ملتے جلتے ہیں فرق صرف گہرائی وصفائی کا ہے۔ اگر اس بات کو محبت کی عام فہم زبان میں بیان کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ حسن ہمیشہ بے حجابیوں پر مائل اور پردہ داریوں کا مخالف رہا ہے' بے شک مخلوق خدا کی محبت رحمت ہے لیکن جب محبت کی بے پایانی کو محدود کرکے کسی فرد واحد یا مقصود واحد میں مرکوز کر دیا جائے اور اس کی درماندگی کی محرک شہوت ہو' تو عصمت اور پاکبازی سر پیٹ لیتی ہے۔ عشق وعاشقی کو جب جوانی کی بے قیدی اور بے عنانی کے سپرد کر دیا جائے تو وہ فتنہ باز ہو جاتا ہے کیونکہ جوانی زندگی کی شگفتہ بہار ہے' نقرئی چاندنی کی سرمستی و سرشاری میں حسن دعوت لطف اندوزی دیتا ہے' اس زہد شکن موسم میں تو بہ شیوہ پیغمبری ہے لیکن اس کی سہانی راتوں کی لطیف رعنائیوں سے اثر پذیر نہ ہونا صرف ان انسانوں کا کام ہے جن کی شان ادراک کی سرحد سے پار ہے عمر کے اس حصہ میں جبکہ رنگین خواب دل پذیر نغموں سے معمور ہوتے ہیں اور انسان کیف وسرور میں کھویا ہوا ہوتا ہے' گناہوں سے اجتناب بہت بڑی کامیابی ہے:

بچ جائے جو دنیا میں جوانی کی ہوا سے
ہوتا ہے فرشتہ کوئی انسان نہیں ہوتا

انسانی کریکٹر کی عظمت اسی میں ہے کہ جس کو جس سے زیادہ واسطہ ہو' وہ اس کی بڑائی کا زیادہ اقرار کرے' ریاکاری کا ڈھول دور سے سہانا معلوم ہوتا ہے' اسے قریب سے دیکھئے تو اس کا پول کھل جاتا ہے اور نیک انسان کے متعلق دور رہ کر بدگمانیاں ہوتی ہیں۔ اس کا قرب اس کی محبوبیت کو اور بڑھا دیتا ہے اور یہ بھی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جو سرزمین دولت دنیا سے مالا مال ہوتی ہے' وہی نیکی کے لحاظ سے بنجر ہوتی ہے۔ بھلائی کا پودا وہاں قسمت سے بھی بار آور ہوتا ہے۔ سرمایہ دارانہ شادمانی کی کل کائنات مہ جبینان نو ساختہ اور عروسان نو آراستہ ہوتی ہیں' فارغ البال لوگ خوشیوں کی تلاش میں گمراہیوں کے صحرا میں کھو جاتے ہیں' سراب نما آنکھوں کے سامنے خوشیوں کی پرفریب جنت کھول دیتے ہیں اور یہ لوگ سرعت سے اس کے پیچھے لپکتے ہیں اور سینہ صحرا میں پہنچ کر مایوسیوں سے جان دیتے ہیں' یہی حال اہل مغرب کا ہے کہ ان کی عشق ومحبت کی داستانیں اور وارفتگان اپنے محبوب کے محاسن کی گرویدگی تک محدود نہیں ہیں' بلکہ یہ لوگ عورت کے التفات کے شجر ممنوعہ کے حصول اور خواہشات نفسانی کی تکمیل کا برملا اظہار اور اس پر سرعام فخر کرتے ہیں' چنانچہ ان عشاق کے معیار شرافت سے گرے ہوئے اقوال وافعال سے انسانیت خدا کی پناہ مانگتی ہوئی اور شرافت منہ چھپاتی ہوئی نظر آتی ہے' اگر ایک طرف اہل مغرب کا عشق یوں بے باک و چالاک اور خطرناک ہے تو دوسری طرف مہ جبینان مغرب کا حسن بے حجاب ہر وقت سیاہ کاری و بدکاری مکاری و عیاری کے دامن میں پناہ پانے کے لئے بے تاب و آمادہ نظر آتا ہے' سرعام مہ جبینان نو ساختہ کی نگاہیں اور ان کی دلفریب ادائیں فتنہ سازی کے تمام ہتھیاروں سے مسلح نظر آتی ہیں' ان کی مسکراہٹ بجلیاں گرا کر دلوں کو جلاتی ہیں' ان کا حسن بے نقاب عزت وعظمت و عصمت اور متاع ایمان پر سرعام ڈاکہ زنی کے لئے تیار رہتا ہے' اس لئے اس قوم کی خوبیاں ان کے رذیل اخلاق سے مغلوب ہو کر ان کی تباہی وبربادی کا باعث بن چکی ہیں' کسی وقت اچانک کوئی بڑا حادثہ پیش آ سکتا ہے' جس کا نتیجہ خیرالدنیا والآخرۃ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا ہے:

مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد برترا

(جاری ہے)

قادیانی جماعت‘ قادیانی قیادت کی نظر میں

انبیاؑ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اخلاص کے اعلیٰ ترین معیار کے حامل ہوتے ہیں‘ اس لئے ان کے متبعین پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں اور وہ بھی مخلص ہوتے ہیں‘ اس کے برعکس جھوٹے مدعیان نبوت چونکہ ذاتی مفادات اور شخصی اغراض سے پُر ہوکر شیطان کے ایما پر اپنی جماعتوں کی بنیاد رکھتے ہیں‘ اس لئے ان کے پیروکاروں میں بھی اخلاص واخلاق کی کوئی رمق نہیں پائی جاتی۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایسے ہی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک تھا‘ جس نے اپنے مفادات کی خاطر انگریزوں کے ایما پر قادیانی جماعت کی بنیاد رکھی‘ لیکن اپنے قیام سے لے کر آج تک قادیانی جماعت کا اخلاق وکردار جیسا رہا ہے اور جن القابات سے اسے پکارا گیا ہے‘ اس پر کچھ روشنی ڈالنے کے لئے قادیانی جماعت کے بعض قائدین کی چند تحریرات ان کے نام کی صراحت کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں‘ جن کا مطالعہ انشاء اللہ خود قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہوگا‘ ملاحظہ فرمایئے:

قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں

بھیڑیوں کی جماعت:

’’بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ص۲۲۱ تا ۲۲۳ ج اول‘ روحانی خزائن ص۳۹۵‘۳۹۶ ج۶)

درندوں سے بدتر جماعت:

’’بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے‘ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ اس کو سختی سے اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا کردیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے‘ پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ص۲۲۱ تا ۲۲۳ ج اول‘ روحانی خزائن ص۳۹۵‘۳۹۶ ج۶)

تہذیب اور پرہیزگاری سے عاری جماعت:

’’اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کرچکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ص۲۲۱ تا ۲۲۳ ج اول‘ روحانی خزائن ص۳۹۵‘۳۹۶ ج۶)

مخنثوں کی جماعت:

’’اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہوجائیں تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ فرشتے بن جائیں اور اگر وہ اس گورنمنٹ کے سب قوموں سے بڑھ کر خیرخواہ ہوجائیں تو تمام قوموں سے زیادہ خوش قسمت ہوجائیں۔ اگر وہ مجھے قبول کرلیں اور مخالفت نہ کریں تو یہ سب کچھ انہیں حاصل ہوگا اور ایک نیکی اور پاکیزگی کی روح ان میں پیدا ہوجائے گی‘ اور جس طرح ایک انسان خوجہ (مخنث) ہوکر گندے شہوات کے جذبات سے الگ ہوجاتا ہے اسی طرح میری تعلیم سے ان میں تبدیلی پیدا ہوگی (گویا مرزا صاحب کی تعلیم پر عمل کرنے والی قادیانی جماعت اب خوجوں یعنی مخنثوں پر مشتمل ہے۔ مرتب)۔‘‘

(’’حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست‘‘ از مرزا غلام احمد قادیانی مجموعہ اشتہارات ص۱۴۴ جلد۳)

نمبر خاص بیاد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ضروری گزارش

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

قارئین کرام! شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی وفات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ حضرتؒ پر خاص نمبر شائع کیا جائے گا۔ قارئین کرام کے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہوگا کہ اس وقت تک حضرت مخدوم المشائخ رحمۃ اللہ علیہ پر جو کام تکمیل کے مراحل میں ہے، اس کی مختصر رپورٹ یہ ہے:

۱:... ایک کتاب جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے اور وہ تمام کی تمام حضرت امیر مرکزیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ ہے۔ اس میں ایک حرف بھی کسی اور کا نہیں ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو حضرت قبلہؒ کی خودنوشت پچیس سالہ ڈائری ہے، جو آپ یومیہ تحریر فرماتے تھے۔ اللہ رب العزت بہت ہی جزائے خیر نصیب فرمائیں۔ مخدوم زادہ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کو آپ نے ان کو مرتب فرمایا، کمپوزنگ کرائی، پروف ریڈنگ ہوئی اور اب وہ کتاب پریس میں ہے، امید ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مارکیٹ آجائیں گی۔ خانقاہ عالیہ سراجیہ سے مزید تفصیلات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۲:... اسی طرح معلوم ہوا ہے کہ محترم جناب محمد نذیر رانجھا صاحب جو ہمارے حضرت قبلہؒ کے بہت گہرے عقیدت مند اور مرید مخلص ہیں۔ انہوں نے حضرت قبلہؒ کی سوانح پر ضخیم کتاب مرتب کی ہے، وہ بھی بس آیا ہی چاہتی ہے۔

۳:... مولانا سرفراز حسن حمزہ صاحب خدامی جو ہمارے مخدوم حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے پوتے اور حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب کے باصلاحیت صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا حضرت شیخ الحدیثؒ کے نام مبارک پر ماہنامہ ''صفدر'' کا اجرا کیا ہے، وہ اپنے رسالہ کا حضرت مخدوم المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی یاد میں ایک وقیع نمبر شائع کرنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ رمضان المبارک میں وہ آجائے گا۔

۴:... فقیر راقم نے حضرت قبلہؒ پر ایک کتاب ترتیب دینی شروع کی ہے، ہوگا تو وہی جو اللہ رب العزت کو منظور ہے، تاہم اپنا شیخ چلی والا پلاؤ یہ ہے کہ وہ کتاب ختم نبوت کانفرنس چناب نگر تک شائع ہوجائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

۵:... ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی/ ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ضخیم نمبر حضرت قبلہؒ کی یاد میں شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد پھر آج تک کوئی مزید اعلان شائع نہ ہوا۔ اس کی تیاری میں لگ گئے تھے۔ اب بحمدہ تعالیٰ اس قابل ہوگئے ہیں کہ اعلان کرسکیں کہ ایک نمبر انشاء اللہ العزیز بڑی آب وتاب کے ساتھ بہت جلد یعنی ماہ شوال کے آخر یا ماہ ذوالقعدہ کے اوائل میں شائع ہوجائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

قارئین! سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں مزید کوئی مضمون حضرت قبلہؒ کے حوالہ سے اس نمبر کے لئے یا اور کوئی چیز بھیجنا چاہتے ہیں تو مزید اب تاخیر کی گنجائش نہیں۔ فوراً سے بھی قبل جو اس نمبر میں شائع کرانا چاہتے ہیں وہ ارسال کریں، اس میں اب تاخیر نہ فرمائیں۔ اشتہار فی صفحہ پانچ ہزار سے کم نہ ہوگا اور یہ کہ کوئی اعزازی اشتہار شائع نہیں ہوگا۔ نہ خود شرمسار ہوں نہ ہمیں کریں۔

حضرت قبلہؒ کے جملہ صاحبزادہ صاحبان سے بہت ہی ادب کے ساتھ استدعا ہے کہ وہ کوئی اپنا مضمون یا اپنے حلقہ سے متعلق کسی بھی قسم کا مضمون یا اشتہار شائع کرانا چاہتے ہیں تو فوری توجہ فرمائیں۔ عید کے فوراً بعد اس کام کو انشاء اللہ ہنگامی بنیادوں پر پایہ تکمیل تک پہنچا کر اپنے فرض و قرض سے سبکدوش ہوں گے۔ امید ہے کہ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں بھی یاد رکھیں گے۔

مضامین کراچی دفتر کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔ ای میل کا پتہ یہ ہے: editorkn@yahoo.com

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ ختم نبوۃ کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل ۔ کمپیوٹر کتابت ۔ عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنئے ــ بنائیے ۔ اشتہارات دیجیے ۔ مالی امداد فراہم کیجئے